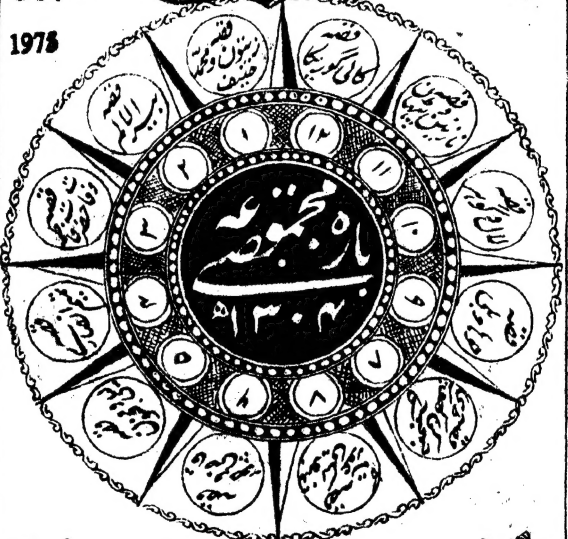


الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقِيْنَ مَا بَعْدَ

کر اند نون پر قصہ زمکین خوش آئین ترتیب خوش اسلوب ہر دل مرغوب المستی بہ

مکتبہ خانہ
نیر جہان منور



بارہ مجموعہ

باہتمام امیدوار رحمت باری مآل علی بہا شرف علی کے

مطبع ناگراجی محمد سید مجبے مین طبع ہوئی

[illegible]

بیکار ہوا آگے اونکا طہور
عمر کی بوڑھی نے کہا ای دستگیر
وہ فرمائی ہونین محمد رسول
تو دو زمین بجاو نہ الدین کبھی
وگر نہ نوجو کمر تو ہوگی کباب
جو دیکھی جمال محمد بخواب
نقدق سے کلمہ پڑھی پیرزاں
کہا تب نے بے بوڑھی کوتہ مان
اول او سکوا بول میرا سلام
تو خاطر جمع رکھ اور دلو فرار
بوڑھی تو کسی طو سے دے چھڑا
بیکار بوڑھیلی گئی کھل جوا کھ
جو دیکھی تو کچھ خواب کا نین اثر
جب یا یقین اس بوڑھیکے تین
پیچاتی کہ میرا سچا ہی یہ خواب
اوسے دیکھ ریتوں ہوئی بیقرار
آتے میں وہ مالن نے کیا سلام

زمین سے سماںک ہوا اشعلہ نور
کہ دیکھے سے تیرے ہوئی دلو کو دھور
اگر دین میرا کرے تو قبول
جو کلمہ کہ اپنے دل سے ابھی
کرینگے فرشتے تیرے پر عذاب
فرشتوں سے ہونے لگا کلم عذاب
قبولی محمد کے دین کو فی الحال
کہ میری ہو بند میں ہی یہاں
بزان بول فرزند سے نیکنام
تیرے کو چھڑا دے گا پروردگار
تو اسکی جزا بجا دے گا خدا
لگی ہر طرف دیکھے جھانک جھانک
ولیکن معطر ہوا اوسکا گھر
چلی آئی ریتوں کئے تب وہیں
وہ ریتوں کی خدمت میں آئی شیشہ
کہ گئی یہ سگی جواتی ہی نار
محمد کی زان پس کہی وہ سلام

وہ بوڑھی نے کہا ای دستگیر
وہ فرمائی ہونین محمد رسول
تو دو زمین بجاو نہ الدین کبھی
وگر نہ نوجو کمر تو ہوگی کباب
جو دیکھی جمال محمد بخواب
نقدق سے کلمہ پڑھی پیرزاں
کہا تب نے بے بوڑھی کوتہ مان
اول او سکوا بول میرا سلام
تو خاطر جمع رکھ اور دلو فرار
بوڑھی تو کسی طو سے دے چھڑا
بیکار بوڑھیلی گئی کھل جوا کھ
جو دیکھی تو کچھ خواب کا نین اثر
جب یا یقین اس بوڑھیکے تین
پیچاتی کہ میرا سچا ہی یہ خواب
اوسے دیکھ ریتوں ہوئی بیقرار
آتے میں وہ مالن نے کیا سلام

وہ بوڑھی نے کہا ای دستگیر
وہ فرمائی ہونین محمد رسول
تو دو زمین بجاو نہ الدین کبھی
وگر نہ نوجو کمر تو ہوگی کباب
جو دیکھی جمال محمد بخواب
نقدق سے کلمہ پڑھی پیرزاں
کہا تب نے بے بوڑھی کوتہ مان
اول او سکوا بول میرا سلام
تو خاطر جمع رکھ اور دلو فرار
بوڑھی تو کسی طو سے دے چھڑا
بیکار بوڑھیلی گئی کھل جوا کھ
جو دیکھی تو کچھ خواب کا نین اثر
جب یا یقین اس بوڑھیکے تین
پیچاتی کہ میرا سچا ہی یہ خواب
اوسے دیکھ ریتوں ہوئی بیقرار
آتے میں وہ مالن نے کیا سلام

وہ بوڑھی نے کہا ای دستگیر
وہ فرمائی ہونین محمد رسول
تو دو زمین بجاو نہ الدین کبھی
وگر نہ نوجو کمر تو ہوگی کباب
جو دیکھی جمال محمد بخواب
نقدق سے کلمہ پڑھی پیرزاں
کہا تب نے بے بوڑھی کوتہ مان
اول او سکوا بول میرا سلام
تو خاطر جمع رکھ اور دلو فرار
بوڑھی تو کسی طو سے دے چھڑا
بیکار بوڑھیلی گئی کھل جوا کھ
جو دیکھی تو کچھ خواب کا نین اثر
جب یا یقین اس بوڑھیکے تین
پیچاتی کہ میرا سچا ہی یہ خواب
اوسے دیکھ ریتوں ہوئی بیقرار
آتے میں وہ مالن نے کیا سلام

وہ بوڑھی نے کہا ای دستگیر
وہ فرمائی ہونین محمد رسول
تو دو زمین بجاو نہ الدین کبھی
وگر نہ نوجو کمر تو ہوگی کباب
جو دیکھی جمال محمد بخواب
نقدق سے کلمہ پڑھی پیرزاں
کہا تب نے بے بوڑھی کوتہ مان
اول او سکوا بول میرا سلام
تو خاطر جمع رکھ اور دلو فرار
بوڑھی تو کسی طو سے دے چھڑا
بیکار بوڑھیلی گئی کھل جوا کھ
جو دیکھی تو کچھ خواب کا نین اثر
جب یا یقین اس بوڑھیکے تین
پیچاتی کہ میرا سچا ہی یہ خواب
اوسے دیکھ ریتوں ہوئی بیقرار
آتے میں وہ مالن نے کیا سلام

کہ جس نے یہ سب کچھ دیکھا ہے وہ سب کچھ
دیکھ کر رونا دھونا کرنے لگا ہے

کہ جس نے یہ سب کچھ دیکھا ہے وہ سب کچھ
دیکھ کر رونا دھونا کرنے لگا ہے

مقابل ہوا اسکے گیا سامنے
مقابل میرے ہووے وہ انگر
آیا اذن اسکے سے یکہ پہلوان
امیر نے سپر رہا او سکاوار
جو آتا تھا چلکر کوئی پہلوان
چنڈول شہ نے دیکھا یاشکر عیرا
کیا ضرب اگر امیر کے اوپر
اوٹھایا اسے زین گھوڑی سے نب
کہ دین محنت کو جلدی قبول
پڑا اسے کلمہ کو توڑا زنا ر
پوچھا نام کیا ہی تمھارا بتاؤ
محمد حنیف نام اپنا کہے
چنڈول شاہ بولا کہ میں بھی چلوں
امیر نے کہا میں نے کھائی قسم
چنڈول شہ سے رخصت ہو مختصر
انگین تھا وہ قبول بھیچا نام
سو اوس روز آتے ہی قریر پری

کہا پہلوان جو کوئی تجھ کے
دیکھوں زورا و کامین اسکا ہنس
امیر یہ کیا او سنے حملہ تداں
اسیکے دو ٹکڑے کیا اسکو مار
تو ہرگز نہ پھرتا تھا جیتا و دان
وہ اگر امیر سے مقابل ہوا
ضرب مال او سکی پکڑ کر کمر
امیر نے کہا یوں وہ بیدین سے
ولے نہ تو ہوتا ہ اور خاک ہول
لحدق سے چنڈول شاہ ہوا بندا
ارادہ کدھری سو مجھو سناؤ
میرا قصد شاہ ارم پر جو ہی
کرون جانفشانی و مارون مرو
اکیلا کروں فتح شاہ ارم
چلے پھر وہیں ملک شاہ ارم
چلے جاتے رستہ مے جلدی نام
امیر کو پکارا اور خبر یوں کری

کہ جس نے یہ سب کچھ دیکھا ہے وہ سب کچھ
دیکھ کر رونا دھونا کرنے لگا ہے

کہ جس نے یہ سب کچھ دیکھا ہے وہ سب کچھ
دیکھ کر رونا دھونا کرنے لگا ہے

کہا یوں سو عمران والا قدر
نہیں کون بیٹا ایسی جاہل
جو اس طبیعت میں نہ شہزاد
خدا اس کی ہی والا جہز
میں تین بیٹوں کے ساتھ
میں دیکھو کہ وہ بڑا
میں دیکھو کہ وہ بڑا
میں دیکھو کہ وہ بڑا

دو نوہ تھ مضبوط اسکے جسکڑ
بڑی بین نے دیکھ اسکو اسیر
وہیں آ امیر کے ہوئی روبرو
امیر پر سو نیزہ چلائی ہوئے
مہربانین اس کے ہاتھ ڈالکر
بھی مقبول کے وہ حوالہ کئے
چلے آگے دونوں تین وے پکڑ
آئی سب رعیت بھی باہر نکل
عرض کی امیر سے کہ امی مہربان
کیا اوسنے دار الفنا سے گذر
بھائی اپنے عمران کو آخر اجکر
کہیں اسطر حکا ستم بقیاس
بڑی سخت پہنا دونوں نابکار
کہان قید میں وے انھیں مجھو کھا
وہ عمران کو را کھا انھیں قید کر
طے اسکے تین ای شہ نیک نام
پکارے کہ عمران کیا ہی خبر

دئے ساتھ مقبول کے بول کر
کہا اسکو مقبول نے دستگیر
غضب کھائی گھوڑیہ سوار ہو
غضب سے وہ گھوڑا اٹھائی ہو
امیر نے بھی نیزہ اوسیکا پکڑ
گھوڑے پر سے اسکو اٹھا کر لئے
اوسے تب سو مقبول نے باز بکر
گئے شہر میں جہان تھا اونگھل
امیر کے اوپر سب کئے جانفشان
ہمارا وہ تھا شاہ انکا پدر
وہ نو بہن آپی رہیں راجکر
ظلم کرنے لاگین میں ہوئے برس
رعیت سو بھاگی ہوئے گھراو جاڑ
امیر نے پوچھا کہ اوہ عمران بتاؤ
عرض یوں کئے وہ میں کوئے بھتر
دور وئی اور اک کوڑہ پانی دُدا
امیر سنکے آئے اوسی چاہ پر

کہا امیر نے پکڑ
میں دیکھو کہ وہ بڑا
میں دیکھو کہ وہ بڑا
میں دیکھو کہ وہ بڑا
میں دیکھو کہ وہ بڑا
میں دیکھو کہ وہ بڑا
میں دیکھو کہ وہ بڑا
میں دیکھو کہ وہ بڑا
میں دیکھو کہ وہ بڑا
میں دیکھو کہ وہ بڑا

فوج انھوں نے اس کا تخت چھوڑ کر اپنے وطن لوٹ گئے۔ سو عمر ان کے لئے فوج بھیج کر ان کے لئے کھانا اور پانی بکھار دیا۔

اگر دے مریں تو میں سب خلل
محمد حنیف نے کہا زود تر
سو عمر ان کے فوج جمع قلبی
جلے کوچ کوچ در کوچ اوکے اوپر
کہ محمد حنیف کو لے عمر ان ساتھ
وے ساتوں بھی اگر ملے ایک ٹھار
پہنچا شاہ عمر انکا لشکر وہاں
او دہر سے وہ لشکر بھی تیار ہو
لگے جنگ ہونے سو غم شان کے
محمد حنیف نے لے تلوار کو
کئی مار ڈالے شہرے کا خزان
وہ ساتوں وزیر و دیوان عمر ان سے
سو عمر ان ساتوں کو ہمراہ لے
امیر نے کہا اونکو کلمہ پڑھو
سو ایمان لا کر وے کلمہ کہے
امیر نے کہا تم اطاعت کرو
وزارت تمھاری کیا سب بجال

میری پادشاہی کا ہو وے دخل
چلو ہو کے تیار انکے اوپر
امیر کو لے ساتھ ددی سبیل
وہ ساتوں وزیر و نکو پہنچی خبر
وہ ٹرنیکو آیا ہمارے سسکات
جمع کر کے فوجاں ہو سب تیار
طبل جنگ کا حکم کیتا تدان
ہو شاہ عمر ان کے روبرو
لگی فوج بیٹھے سو عمر ان کی
لگے مارنے فوج کُفت رکو
لگا بھاگنے انکا لشکر تدان
ملے شاہ ہم کو بچالے کہے
ڈالا لاکہ قدموں اوپر شاہ کے
وگر نہ تو جینے سے تم ہاتھ دہو
وے ہو دست بستہ سو اگر کھڑے
سو عمر انکی خدمت کو دلیر دہرو
زرو مال دیکر کرے گانہاں

فوج انھوں نے اس کا تخت چھوڑ کر اپنے وطن لوٹ گئے۔ سو عمر ان کے لئے فوج بھیج کر ان کے لئے کھانا اور پانی بکھار دیا۔

فوج انھوں نے اس کا تخت چھوڑ کر اپنے وطن لوٹ گئے۔ سو عمر ان کے لئے فوج بھیج کر ان کے لئے کھانا اور پانی بکھار دیا۔

فوج انھوں نے اس کا تخت چھوڑ کر اپنے وطن لوٹ گئے۔ سو عمر ان کے لئے فوج بھیج کر ان کے لئے کھانا اور پانی بکھار دیا۔

کے ہر روز لشکر تیرا ہووے کم
 کی بہت پہلوان اونکے مارے امیر
 کیوں نہ گھوڑوں کو دیکر تمام
 کیوں نہ گھوڑوں کو دیکر تمام
 کیوں نہ گھوڑوں کو دیکر تمام
 کیوں نہ گھوڑوں کو دیکر تمام
 کیوں نہ گھوڑوں کو دیکر تمام
 کیوں نہ گھوڑوں کو دیکر تمام

کئی عورتوں کے پڑے وہاں صل
 لگا پوچھنے تب ہلا کر وزیر
 خبر سچی اسکی سناؤ مجھے
 کہ محمد حنیف نے یہ نعرے کئے
 کہ محمد حنیف کو میں ماری بجان
 کسے طور سے ہی وہ جیتا رہا
 نعرہ مارتا جگو کیا وہ خبر
 سبھی فوج لے ساتھ ہو کر تیا
 امیر بھی وہیں ایڑ گھوڑے کو کر
 لئے ہاتھ شمشیر کو کھینچ کر
 گر آنے لگے پیادے اسوار کو
 گزر کر گیادان ہوا وقت شام
 دے لپٹ گھوڑے کیو دانہ دُ ام
 دانہ گھاس گھوڑوں کو دیکر تمام
 محمد حنیف نے کسے بید رنگ
 وزیر ان کہے شہ ارمنہ ظہیر
 محمد حنیف پر نہ لاگے زخم

وہ لشکر نے شکر کئے سب ڈہل
 سنا شہ ارمن جب وہ نعرہ امیر
 یکسا ہی نعرہ بتاؤ مجھے
 وزیروں نے ملکر عرض یوں کئے
 کہ زیتون نے عرض کی تھی تزدان
 غلط تھا جو زیتون نے یہہ کہا
 تمہارے آیدہ لڑنے اوپر
 وہ سنے ہی شاہ ارمن ہو سوار
 کھڑا ہو کے میدان میں صف نکد کر
 پڑا اسکے لشکر میں جون شیرز
 لگے مارنے فوج کُفٹار کو
 گیادان لڑا اسی میں سارا تمام
 سو مقبول کن آگے اوڑھے ام
 وہ لشکر کیا اپنی جاگہ مقام
 یوں القصد ہر روز اسطور جنگ
 بہت پہلوان اونکے مارے امیر
 کہ ہر روز لشکر تیرا ہووے کم

لے دارا امیر کے جوان
 لے دارا امیر کے جوان
 لے دارا امیر کے جوان
 لے دارا امیر کے جوان
 لے دارا امیر کے جوان
 لے دارا امیر کے جوان
 لے دارا امیر کے جوان
 لے دارا امیر کے جوان

دو کو دوان سے رخصت کر کے
دو دنوں کے بعد دوان سے رخصت کر کے
دو دنوں کے بعد دوان سے رخصت کر کے
دو دنوں کے بعد دوان سے رخصت کر کے

وہ ان عاقبت میں کھو گے سو کیا
کہ قمر کا گھڑی بھرا بھی دوڑ ہو
سو تنہا محل میں رہتا اب امام
ہو کر نئے تھے محمد حنیف آہ آہ
سو اس روز قمر پر ہی جلد کے
دیکھیں کیا کہ آواز آتی نہیں
امیر کی خبہ خوشنما سے لا
اندر جا کے مقبول دیکھا وہیں
وہ مقبول رونے لگا تب پکار
اوٹھا شور و غوغا دوان پر سوائے
کہ آواز دیتوں نے چائیں گینز
تو جا اپنے گھر کو خبر جلدی کر
میں کیا نہ پہنچا وہ سو سہ لین
کہا اوکو سمجھا کے مقبول نے
گر شیکے وہ سب پیار تھے اوپر
تو خاطر میں زیتون کے آسمانی تات
مقبول نے بھی دستار و تعلین کو

میرے پر یہ خطرہ ہی بے انتہا
مجھے درد بھاری ہوا موم بوم
نکل باہر مقبول و زیتون تمام
ہوا حال اونکا بہت ساستباہ
مع کھاٹ شہ کو گئی لے اوٹھا
سو زیتون بولی وہ مقبول تین
کہ آواز آتی نہیں ہی سو کیا
شہنشاہ حجر کے اندر نہیں
زیتون شکرے دوڑی وہیں آہ ما
کے لوگ کرنے بہت ہائے ہائے
بلا پاس مقبول کو اپنے نیر
میں جاتی ہوں تنہا سو جنگل پوڑ
جنگل میں مرونگی سو ہر حال میں
کہ چل ساتھ میرے مدینہ منے
امیر کی وہاں سے ملے گی خبر
چلی تب مدینہ طریف پاکذات
چلا یکے ہمراہ وہ زیتون کو

دو دنوں کے بعد دوان سے رخصت کر کے
دو دنوں کے بعد دوان سے رخصت کر کے
دو دنوں کے بعد دوان سے رخصت کر کے
دو دنوں کے بعد دوان سے رخصت کر کے

مقبول بولا ای شہ دکان
یہ دکان میں آئے تین رانگان
دکان میں دیکھیں دکانستان
خبر چلے کہ وہ بولے انصاف
کہ مقبول آیا ہی رو دکان
سو حنیف کی وہ لایا خبر
علی شہنشاہ کی وہ شہر

مقبول بولا ای شہ دکان
یہ دکان میں آئے تین رانگان
دکان میں دیکھیں دکانستان
خبر چلے کہ وہ بولے انصاف
کہ مقبول آیا ہی رو دکان
سو حنیف کی وہ لایا خبر
علی شہنشاہ کی وہ شہر
دو دنوں کے بعد دوان سے رخصت کر کے
دو دنوں کے بعد دوان سے رخصت کر کے
دو دنوں کے بعد دوان سے رخصت کر کے
دو دنوں کے بعد دوان سے رخصت کر کے

پوچھا

یہی کہہ کر لگا یا وہ شمشیر کون
 کھلاہ گئے سوچیں ہوا زخم جاے
 غم و دور گھوڑے کی کپڑا انکام
 غضب کر کے زیتون گھوڑا اٹھا
 بولا شاہ میعاد ہی کون تو
 کہ ہی نام میرا محمد حنیف
 کہی اوسے حملہ میرے پر کرو
 کہ ہم تو اول نہ کرتے ہیں وار
 لگائی وہ میعاد نے زود تیغ
 رہی موٹھہ تلوار کی لاتھہ میں
 پس آخر گرا وہ زمین کے اوپر
 عمر کو کہا تب سو میعاد یوں
 میں اس موٹھہ پر تل ہیہ چڑھے
 عمر نے کہا جو پڑی ٹوٹ کر
 زیتون بولی پیادے تنگ ذکر
 پستے ہی اوتر اوہ گھوڑے دود
 لگی ہونے دونوں منے کشتی جو

لگی اونکے سر پر بڑی زور سون
 گھوڑے سے ڈپکے سوتب میوڑے
 گئے لیکے لشکر میں جلدی تمام
 گئی شاہ میعاد کے پیشوے
 تیرا نام کیا ہی مجھے بول تو
 میں آیا ہوں یہاں از مدینہ منورہ
 نہ ارمان کچھ اپنے دل میں وہر
 کہ جیتکے کیا رکھائیں گے دوا
 لگی وہ سپر پر گئی ٹوٹ تیغ
 مارا پھینک و سکواوی ساعنہیں
 اوٹھا یا عمر نے اوسے دھڑک
 پیادہ بیا کیوں میری موٹھہ کو
 جڑتیش قیمت کے سپر چڑھے
 وہ ہی حق میرا کیوں نہیں ٹوٹ کر
 گھوڑے سے اوتر مجھے کشتی تو کر
 وہ زیتون بھی اوتری اوس وقت کو
 چھاڑی ہی زیتون پیہا کا دوا

یہی کہہ کر لگا یا وہ شمشیر کون
 کھلاہ گئے سوچیں ہوا زخم جاے
 غم و دور گھوڑے کی کپڑا انکام
 غضب کر کے زیتون گھوڑا اٹھا
 بولا شاہ میعاد ہی کون تو
 کہ ہی نام میرا محمد حنیف
 کہی اوسے حملہ میرے پر کرو
 کہ ہم تو اول نہ کرتے ہیں وار
 لگائی وہ میعاد نے زود تیغ
 رہی موٹھہ تلوار کی لاتھہ میں
 پس آخر گرا وہ زمین کے اوپر
 عمر کو کہا تب سو میعاد یوں
 میں اس موٹھہ پر تل ہیہ چڑھے
 عمر نے کہا جو پڑی ٹوٹ کر
 زیتون بولی پیادے تنگ ذکر
 پستے ہی اوتر اوہ گھوڑے دود
 لگی ہونے دونوں منے کشتی جو

کہا تب ای میعاد چل وس اوپر
وہ میعاد نے فوج اپنی چڑھا
وہ نون فوج ملکر کے جاتی اندام
کئے دید بانوں نے اوسکو نظر
مسلمان کی لے فوج بارہ ہزار
وہ دیر راج عادی کو بولا خبر
کہا پھر وہ دیر راج اوکو سنہا
کہے ساتھ اوسکے بن بارہ ہزار
یہ سنتے ہی دیر راج ہو کر تیار
مقابل ہوا انکے شکر کے تب
پہلوان دیر راج عادی کا آئے
کہ رانیکو بھیجیے میرے روبرو
حکم تب ہوا شاہ میعاد کو
سو میعاد نے جا کے مارا اوستہ
جو امان کوئی شاہ میعاد پر
سو دہشت متعاد کے تہان
وہ دیر راج بھی سوار ہو فیل پر

کہ اوسکو مسلمان کروں زود
ملک پر اوسکی سو دیر راج تھا
گئے ملک دیر راج کو خوشخام
کہ میعاد آتا ہی چکر اوپر
بھیجے اوسکے آتی ہی ہو کر سوار
کہ میعاد آتا ہی تیرے اوپر
کہ آئے یہاں اوسکی کیا ہی جگہ
مدد کو لے آتا ہی وہ دیندار
چلا فوج لے اپنی ہو بقیار
کھڑا اوسکا شکر بھی صف باجہ
کھڑا ہو وہ میدانیں یوں کہائے
پہلوان جو کوئی تھا کہ میں ہو
کہ کر جنگ اسل شکر عادیوں
ضرب ایک ہی سے بھیڑا اوستہ
سو جیتا نہ ہرگز وہ جانا اوپر
نہ آتا ہی اوسپر کوئی پہلوان
وہ آئے لگاتار میعاد پر

اوسکی سو دیر راج عادی کو بولا خبر
کہا پھر وہ دیر راج اوکو سنہا
کہے ساتھ اوسکے بن بارہ ہزار
یہ سنتے ہی دیر راج ہو کر تیار
مقابل ہوا انکے شکر کے تب
پہلوان دیر راج عادی کا آئے
کہ رانیکو بھیجیے میرے روبرو
حکم تب ہوا شاہ میعاد کو
سو میعاد نے جا کے مارا اوستہ
جو امان کوئی شاہ میعاد پر
سو دہشت متعاد کے تہان
وہ دیر راج بھی سوار ہو فیل پر
کہ اوسکو مسلمان کروں زود
ملک پر اوسکی سو دیر راج تھا
گئے ملک دیر راج کو خوشخام
کہ میعاد آتا ہی چکر اوپر
بھیجے اوسکے آتی ہی ہو کر سوار
کہ میعاد آتا ہی تیرے اوپر
کہ آئے یہاں اوسکی کیا ہی جگہ
مدد کو لے آتا ہی وہ دیندار
چلا فوج لے اپنی ہو بقیار
کھڑا اوسکا شکر بھی صف باجہ
کھڑا ہو وہ میدانیں یوں کہائے
پہلوان جو کوئی تھا کہ میں ہو
کہ کر جنگ اسل شکر عادیوں
ضرب ایک ہی سے بھیڑا اوستہ
سو جیتا نہ ہرگز وہ جانا اوپر
نہ آتا ہی اوسپر کوئی پہلوان
وہ آئے لگاتار میعاد پر
کہا تب ای میعاد چل وس اوپر
وہ میعاد نے فوج اپنی چڑھا
وہ نون فوج ملکر کے جاتی اندام
کئے دید بانوں نے اوسکو نظر
مسلمان کی لے فوج بارہ ہزار
وہ دیر راج عادی کو بولا خبر
کہا پھر وہ دیر راج اوکو سنہا
کہے ساتھ اوسکے بن بارہ ہزار
یہ سنتے ہی دیر راج ہو کر تیار
مقابل ہوا انکے شکر کے تب
پہلوان دیر راج عادی کا آئے
کہ رانیکو بھیجیے میرے روبرو
حکم تب ہوا شاہ میعاد کو
سو میعاد نے جا کے مارا اوستہ
جو امان کوئی شاہ میعاد پر
سو دہشت متعاد کے تہان
وہ دیر راج بھی سوار ہو فیل پر
کہ اوسکو مسلمان کروں زود
ملک پر اوسکی سو دیر راج تھا
گئے ملک دیر راج کو خوشخام
کہ میعاد آتا ہی چکر اوپر
بھیجے اوسکے آتی ہی ہو کر سوار
کہ میعاد آتا ہی تیرے اوپر
کہ آئے یہاں اوسکی کیا ہی جگہ
مدد کو لے آتا ہی وہ دیندار
چلا فوج لے اپنی ہو بقیار
کھڑا اوسکا شکر بھی صف باجہ
کھڑا ہو وہ میدانیں یوں کہائے
پہلوان جو کوئی تھا کہ میں ہو
کہ کر جنگ اسل شکر عادیوں
ضرب ایک ہی سے بھیڑا اوستہ
سو جیتا نہ ہرگز وہ جانا اوپر
نہ آتا ہی اوسپر کوئی پہلوان
وہ آئے لگاتار میعاد پر

اوٹھا کر کے لایا ہی کہ وہ نکلتا ہی نہ تھا
 جہاز کو دیکھ کر وہ بہت ہی حیران رہا
 کہ وہ کون سا ملک ہے اور کون سا ملک
 کی طرف سے آیا ہے اور کون سا ملک
 کی طرف سے آیا ہے اور کون سا ملک
 کی طرف سے آیا ہے اور کون سا ملک

وہ ہمراہ ہوئے ساتوں عادی بھی
 اودھر کے لگے جا کے دریا کنار
 اودھر کے کنارے پڑے دے
 اوس جگہ اوترا ہی لشکر تمام
 کہ آیا مدینہ سے لشکر یہاں
 بلا تاواؤ کو میرے روبرو
 لگا جانے خیمے منے بیگان
 وزیر نے اوس کو سوچو نہ کہا
 تو کیوں روکتا ہی ہمارے تین
 ملانے کو آیا ہوں ہو کہ دیر
 حکم لا بلاؤں تمہارے تین
 وزیر شہ پر کا کھڑا ہی جا
 لباس اپنا پہنا زمانہ جمال
 گئی شہ پر کا کے وہیں روبرو
 ملی جا کے زیتون ننگے سرتین
 پوچھا اوسنے کیا ہی سناتے نام
 مجھے بھیجے مینگے علی مرتضیٰ

جہاز و سپہ بھی وہ زیتون تھی
 گئے وہ جہاز ان سمندر کے پار
 ساتوں عادیوں کو توڑتے تھے
 لگائے وہاں پر وہ خیمے تمام
 خیمہ پری کو وہ پہنچی تہاں
 وزیر کو کہا جا خبردار ہو
 وزیر بھی چلا واپس آیا یہاں
 عمر بھی کھڑا ہو مزا حسم ہوا
 پری ہوں ہمارے پر وہ نہیں
 میں شاہ پر کا جو ہوں لگا وزیر
 عمر نے کہا تو کھڑا رہے ہمیں
 عمر نے عرض کی یہ خیمہ میں جا
 زیتون نے فصل کر کے کپڑے لگا
 بلا کر وزیر اوس کے ہمراہ ہو
 چھپائی تھیں چادر اُنے سرتین
 کیا جا کے شاہ پری کو سلام
 زیتون پاکہ امن ہو مصطفیٰ

اوٹھا کر کے لایا ہی کہ وہ نکلتا ہی نہ تھا
 جہاز کو دیکھ کر وہ بہت ہی حیران رہا
 کہ وہ کون سا ملک ہے اور کون سا ملک
 کی طرف سے آیا ہے اور کون سا ملک
 کی طرف سے آیا ہے اور کون سا ملک
 کی طرف سے آیا ہے اور کون سا ملک

اوٹھا کر کے لایا ہی کہ وہ نکلتا ہی نہ تھا
 جہاز کو دیکھ کر وہ بہت ہی حیران رہا
 کہ وہ کون سا ملک ہے اور کون سا ملک
 کی طرف سے آیا ہے اور کون سا ملک
 کی طرف سے آیا ہے اور کون سا ملک
 کی طرف سے آیا ہے اور کون سا ملک

کرے قہقہے جو اپنا کرم
سور یوں سنگ لایا زو گھٹس
بڑا تین دن کے باندھی دوسرے
نویں دن زخم کھول دیکھیں وہ
لگا ہڈی ہڈی سے مل گوشت گشت
چہل روز زیتون کی وہاں مقام
آئی تھیں طاقت چڑمانہ پر نور
لاؤ پیکر اسکی پٹی بس و
جیسا پیشتر تھا امیر کا بدن
وہیں شہ پر ہی سے وہ رخصت ہوا
امیر نے بھی ہتیرا سب باندھ کر
جہاز و نیر اسوار ہو کر چلے
محمد حنیف عادیان دیکھ کر
عمر نے کہا یا امیر جان
مسلمان کئے ہیں لائے دین میں
محمد حنیف تب سو حیرت رہا
زیتون کو عجب تو نے بخت ہی زو

ہو دے تین پٹی میں چنگا زخم
وہ باندھیں زخم پر وہیں آس پاس
چھ دن کے پیچھے پھر پٹی تیسرے
زخم اتنی مدت میں اچھا ہوا
اوپر سے بھی پیدا ہوا اسکو پوت
امیر کو خدا بین کھلائی تمام
ہوئے ضربہ تن اور ہوا درد و
جین کر زخم کے سوا اوپر لگاؤ
ہوا اس سے موٹا وہ اونکا بدن
بہت اسے تحفہ و ہدیادیا
زیتون کو بٹھائے وہ پردہ اندر
ساتون عادیوں سے وہ جا کر ملے
پوچھے کیا بلا ہے کہو یا عمر
زیتون پچھاڑے ہیں سب دیا
یہ آتے ہیں ملنے تمہارے کہن
کہے یا خداوند ارض و سما
ایسے ہی کتوں کے وہ پیچہ مروڑ

میں لکھا کہ امیر نے زیتون کو بٹھا دیا اور وہیں سے روانہ ہو گیا۔
امیر نے زیتون کو بٹھا دیا اور وہیں سے روانہ ہو گیا۔
امیر نے زیتون کو بٹھا دیا اور وہیں سے روانہ ہو گیا۔

عمر نے کہا تلو ہا ری لکین
اولاؤ میں دکھتا ہوں زیتون میں
دیکھا ہی وہ زیتون میں دیکھا
سوا گھماں اور زیتون میں دیکھا
ہو بعد رخصت ہوا تو لکین کے
عمر نے کہا تلو ہا ری لکین
اولاؤ میں دکھتا ہوں زیتون میں
دیکھا ہی وہ زیتون میں دیکھا
سوا گھماں اور زیتون میں دیکھا
ہو بعد رخصت ہوا تو لکین کے

میں لکھا کہ امیر نے زیتون کو بٹھا دیا اور وہیں سے روانہ ہو گیا۔
امیر نے زیتون کو بٹھا دیا اور وہیں سے روانہ ہو گیا۔
امیر نے زیتون کو بٹھا دیا اور وہیں سے روانہ ہو گیا۔

کہ یہ بات ہرگز کرو نہیں نہیں
چلائے جہاز ان اوس وقت پر
کنارے لگے آگے تباہ پاس
قبر باد کے شہدین والہ سلام
امیر پھر کے آئے بقیع و ظفر
پوچھے یا عمر کیا یہ کرتا ہی قال
کفر تو رہا ہر نکالی اسے
دکھا و تم ایسا صاحب با کمال
دکھا دو تھیں اسکو اپنا دیدار
سرو پانگہ کہ اسکی کو بند ڈائے
امیر کی کیا اسنے لا کر نظر
کیا اسکو زحمت سو خوشی ہو
کہی کا نہیں اسکے یہ بات جا
کہ مجھکو چھپاڑے محمد حنیف
یونہی دہی اسکا سو شمشیر زن
کہ لیکر چلے اوس مدینے تین
لی آئی چلی اب مدینے کے تین

کہ وگر رضا مند میرے تئیں
 عمر کو بھجائے جہاز ان اوپر
 دریا پھر کے آئے جہی شہر پاس
 اوتر کہ جہاز نوئے کئے وہاں مقام
 قہر باد آیا یہ سُنکر خبر
 کیا او نے دیدار کا آسوال
 عمر بولے زیتون چھاڑی اسے
 کیا تھا عرض آن اپنا جمال
 کیا ہی پھر آنیکا ان سے قرار
 امیر اپنا دیدار اسکو دکھائے
 بہت پیش کش اور بہت مال و زر
 قبول امیر نے زر و مال کو
 عمر نے قہر باد کے ساتھ جا
 نہ رکھ تو خیال اپنے خاطر شریف
 بنے تجھ چھاڑا وہ ہی اسکی زن
 کہا تب عمر نے اسیکو وہ بین
 تھی تھی امیر کے وہ لائیکے تئیں

دیکھ کر وہ بڑھاپے سے کہنے لگا کہ یہ تو میری
 بہن ہے، میں نے اسے اپنا بیٹا سمجھا کر
 بڑا کر دیا ہے۔ وہ بڑھاپے سے کہنے لگا کہ
 یہ تو میری بہن ہے، میں نے اسے اپنا بیٹا
 سمجھا کر بڑا کر دیا ہے۔ وہ بڑھاپے سے کہنے
 لگا کہ یہ تو میری بہن ہے، میں نے اسے اپنا
 بیٹا سمجھا کر بڑا کر دیا ہے۔ وہ بڑھاپے سے
 کہنے لگا کہ یہ تو میری بہن ہے، میں نے اسے
 اپنا بیٹا سمجھا کر بڑا کر دیا ہے۔ وہ بڑھاپے
 سے کہنے لگا کہ یہ تو میری بہن ہے، میں نے
 اسے اپنا بیٹا سمجھا کر بڑا کر دیا ہے۔ وہ
 بڑھاپے سے کہنے لگا کہ یہ تو میری بہن ہے،
 میں نے اسے اپنا بیٹا سمجھا کر بڑا کر دیا ہے۔

و یا اوسے مہراں سو چالیس ہزار
 عمر ڈال زنبیل میں لے چلے
 چلے کوچ و کوچ شکر صحاب
 وہ سنتے ہی میعاد آیا دوڑ کر
 وہ آتے ہی دیدار مانگا وہاں
 رکھے پھر جو ہائے اسنے لائیکر
 دے سر پاؤ پوٹا ک میعاد کو
 عمر بھی گئے اوسکے دربار لگ
 جسے تجھ بھجھاڑی وہ عورت تھی
 کی دہلیں افسوس میعاد نے
 عمر نے کہا تب سو میعاد کو
 اگر تو کر یگانہ مال و زر
 عمر کو دیا مال دو سو مہر
 چلے آئے جلدی امیر سے ملے
 بزان پہنچے وئے کبھی جلسے پر
 سو یک راہ جانب مدینہ کو تھی
 سفر کا دماغے کیا جو حساب

عمر کو کیا خوش ہوا دیندار
 سو شکر میں اپنے وہیں جاے
 سو میعاد ملک پہنچے شتاب
 کیا شہ کو مجرا اوسنے آنکر
 امیر اسکو درشن دکھا یا وہاں
 امیر نے قبولے وہ خوش ہو لیکر
 کہا اسکو رخصت اسبوقت دو
 کہا کانین اوسکے ہو کر الگ
 یہ خاوند ہی اوسکا سو مجھ ستی
 عمر یہ ذکر یا عمر کس کسے
 اگر چہ کرے دل میرا شاد تو
 رکھوں لاج تیری سو میں تھا عمر
 چلا ڈال زنبیل میں تب عمر
 امیر بھی دماغے وہیں اوتھ چلے
 کیا اوسنے بھی وہاں مقام آنکر
 وہ ہم راہ شاہ ارم کو ملی
 برس سات گزرے تھے اندر صا

یہ سب کچھ کہہ کر امیر
 نے اپنے دل سے کہا
 کہ میں نے تجھے
 جو کچھ کہا ہے
 وہ سب کچھ
 ہی ہو جائے
 اور میں نے
 تجھے جو کچھ
 کہا ہے وہ سب
 کچھ ہی ہو جائے
 اور میں نے
 تجھے جو کچھ
 کہا ہے وہ سب
 کچھ ہی ہو جائے

یہ سب کچھ کہہ کر
 امیر نے اپنے دل سے
 کہا کہ میں نے تجھے
 جو کچھ کہا ہے وہ سب
 کچھ ہی ہو جائے
 اور میں نے تجھے
 جو کچھ کہا ہے وہ سب
 کچھ ہی ہو جائے

یہ سب کچھ کہہ کر
 امیر نے اپنے دل سے
 کہا کہ میں نے تجھے
 جو کچھ کہا ہے وہ سب
 کچھ ہی ہو جائے
 اور میں نے تجھے
 جو کچھ کہا ہے وہ سب
 کچھ ہی ہو جائے

یہ سب کچھ کہہ کر
 امیر نے اپنے دل سے
 کہا کہ میں نے تجھے
 جو کچھ کہا ہے وہ سب
 کچھ ہی ہو جائے
 اور میں نے تجھے
 جو کچھ کہا ہے وہ سب
 کچھ ہی ہو جائے

مقابل ہوا باندھ صف باقرار
 نہ جانے خدا کب بھیجے اوپر
 مارے شہ ارم کے بہت پہلوان
 مرے اوسطر کے سمی سوار ہوئے
 دیکھی شہ ارم ہو چکا جب یہ رنگ
 اوتھو ملے یکبار سب ایکٹھار
 بڑا فاضل مچا اور ہوا شور و شمار
 لگے مارنے فوج کو بیدار
 لگے مارنے فوج طالب علی
 کریم فوج کف رہی کارزار
 زمین پر خون ان کا روان
 صیبا کی کھڑے تھے چمکے تہاں
 دے دو لشکر و کھیا و مان مقام
 مرے اوکے لشکر سے پیٹھ نہرا
 مگر اک صیبا ہی سوز خمی ہوا
 ہوئے تھا اوس دن سوکھنے چنے
 کر و مصلحت اب رہے کچھ شرم

اودہر سے محمد حنیف ہو سوار
 برس سات گزرے کہ اسنے ادہر
 اونکے خاص اصحاب کے جو جوان
 امیر کپٹرف کا مرے پھر نکوے
 کیئے دستک یوں ہی ہوتی تھی جنگ
 کہا شہ ارم فوج کو تب پیکار
 سو شکر نے حمد کیا ایکبار
 محمد حنیف بھی وہاں کھیچ تیغ
 چلے اکطرف سے بہن عمر علی
 زیتون پاکد امن بھی ہو کر سوا
 سٹے مار توڑے کئی کافران
 ہوا جنگ اب کہ گھٹان وہاں
 اتے میں جو فار وہو وقت شام
 یہ شاہ ارم تب کیا ہی شمار
 امیر کپٹرف کا نہ کوئی سوا
 اور زخمی ہوئے انکے کتے جتنے
 ہلا کر نہیر و نکوشت ارم

آدمی رات کو سو رہا تھا کہ
 ایک شخص اس کے پاس آ کر
 بولنے لگا کہ تم نے
 میری زندگی برباد کر دی
 ہے۔ آدمی نے کہا کہ میں
 نے تم کو کچھ نہیں کیا
 ہے۔ اس نے کہا کہ تم
 نے میری زندگی برباد
 کر دی ہے۔ آدمی نے کہا
 کہ میں نے تم کو کچھ
 نہیں کیا ہے۔ اس نے کہا
 کہ تم نے میری زندگی
 برباد کر دی ہے۔ آدمی
 نے کہا کہ میں نے تم کو
 کچھ نہیں کیا ہے۔ اس
 نے کہا کہ تم نے میری
 زندگی برباد کر دی ہے۔

[illegible]

وہ علاقہ جسے چاہیے کہ جس مار
 اور کچا ملک بھی کیا ان اور
 دلائے جسے کو لا یا ہوں میں
 جمع نہ کرے وہاں اس کی فکر
 کیا نہ کرے وہاں اس کی فکر
 کیا نہ کرے وہاں اس کی فکر
 کیا نہ کرے وہاں اس کی فکر

کہا میں نہ کلمہ کہوں زینہار
 چلے کر سو دیتوں امی بید ریخ
 جدا ہو گیا تن سے اسکے بھی سر
 دیکھا شہ ارمنے کہ بھائی مہوا
 کہا اب تو میرے پر آئی بلا
 وہ شکر بھی افاق کا تب ڈرا
 بچے شادیانے فتح کے تمام
 بلا کر عسکر کو کہے زود تر
 پیچھے بادشاہ ارمن کے عمر
 عمر بھی چلے وہاں سے ہوتی نگام
 چلا جاتا ملتا دونوں اپنے ہاتھ
 پہنچا بہا ٹیکے وہ شہر کے کئے
 بھیجا بھائی اپنے کو دہانے خبر
 وہ بھائی بھی سنتے ہی قبیل وقال
 کہا بھائی مجھے بول کیا تجھ ہوا
 کہا شہ ارمن اپنی بیٹی کا دکھ
 مہا کو مجھ پر سولائی چڑھا

اگر مجھ کو جانے بھی ڈا بیگی مار
 ماری کھینچ کر اسکی گردن پہ تیغ
 جہنم کو پہنچا وہ کا فہرہ
 وہاں سے بھی زودی روانہ ہوا
 برادر دویم کے ملک کو چلا
 صدق لاکے دے وہ کلمہ پڑھا
 علی نے کیا اس جگہ پر مقام
 کہ شہ ارمن کی لے آؤ خبر
 ٹوپی سر پر رکھ کر ہو غائب عمر
 شہ ارمن سے وہ فرزندہ فنا
 دیکھے کہا کہ ہی سات سوار تھے
 اوتر کر کے بیٹھا وہستان میں
 کہ آیا ہی شہ ارمن بھاگ کر
 بولا شہ ارمن کو کہ کیا ہی اتال
 تیرے پر نپٹ حال کیا ہوا
 کہ بیٹی نے کھو یا میرا اسکھ
 یہاں ملک میرا انھوں نے چھڑا

کہا میں نہ کلمہ کہوں زینہار
 چلے کر سو دیتوں امی بید ریخ
 جدا ہو گیا تن سے اسکے بھی سر
 دیکھا شہ ارمنے کہ بھائی مہوا
 کہا اب تو میرے پر آئی بلا
 وہ شکر بھی افاق کا تب ڈرا
 بچے شادیانے فتح کے تمام
 بلا کر عسکر کو کہے زود تر
 پیچھے بادشاہ ارمن کے عمر
 عمر بھی چلے وہاں سے ہوتی نگام
 چلا جاتا ملتا دونوں اپنے ہاتھ
 پہنچا بہا ٹیکے وہ شہر کے کئے
 بھیجا بھائی اپنے کو دہانے خبر
 وہ بھائی بھی سنتے ہی قبیل وقال
 کہا بھائی مجھے بول کیا تجھ ہوا
 کہا شہ ارمن اپنی بیٹی کا دکھ
 مہا کو مجھ پر سولائی چڑھا

کہا میں نہ کلمہ کہوں زینہار
 چلے کر سو دیتوں امی بید ریخ
 جدا ہو گیا تن سے اسکے بھی سر
 دیکھا شہ ارمنے کہ بھائی مہوا
 کہا اب تو میرے پر آئی بلا
 وہ شکر بھی افاق کا تب ڈرا
 بچے شادیانے فتح کے تمام
 بلا کر عسکر کو کہے زود تر
 پیچھے بادشاہ ارمن کے عمر
 عمر بھی چلے وہاں سے ہوتی نگام
 چلا جاتا ملتا دونوں اپنے ہاتھ
 پہنچا بہا ٹیکے وہ شہر کے کئے
 بھیجا بھائی اپنے کو دہانے خبر
 وہ بھائی بھی سنتے ہی قبیل وقال
 کہا بھائی مجھے بول کیا تجھ ہوا
 کہا شہ ارمن اپنی بیٹی کا دکھ
 مہا کو مجھ پر سولائی چڑھا

ملائی او سے لاطلی کے وہ ساتھ
 پہلو سکا بھی لشکر مسلمان ہوا
 لے آجا خبر کہاں ہی شاہِ ارم
 ملا جا کے شاہِ ارم سے وہ حال
 آگے شاہِ ارم اور پیچھے عسکر
 برادر چہارم کو بھیجا پیغام
 کہ بھائی تمہارا ہی آیا یہاں
 سنا جب برادر نے اسکی خبر
 دو فوجیائی مل نازا گر گیاں ہو
 پوچھا بھائی کسی سی بات ہی
 کہا تب ہی بھائی کو شاہِ ارم
 وہ مسکرتہ حقیقت ہی ایسا کہا
 کہا کہ چہ آوے مسلمان یہاں
 عمر سر سے ٹوپی اوتا راو مان
 پکارا عمر نے کہ شاہِ ارم
 کہا بھائی پیادہ یہ طوفان ہی
 بلا ہی دیا ہی فرشتہ کوئی

بھاگا شاہِ ارم وہاں سے کر کے گپاٹ
 عمر کو علی کا بھی فرمان ہوا
 عمر نے اٹھائے وہاں سے قدم
 دیکھا کیا کہ جاتا ہی ٹھگین حال
 پہنچے جا کے دونوں شہر اندر
 کہا بول اسکو تو میرا سلام
 وہ منے بلایا ہی تجھ کو وہاں
 سوار ہو کر آیا وہیں زود تر
 وہ تپ سے دونوں میں بریاں ہو
 کہ تیرے اوپر ایسی مشکلات ہی
 کہ زینوں کا ہی یہ سارا کرم
 دلا سے دے اسکو پس کن کہا
 تو دعوا تمہارا لیون بیگان
 ہوا ساری مجلس منے وہ عیان
 تجھے بھاگنے کی نہ آتی شرم
 سنا تو کہ یہ دیو یا جان ہی
 دیا ہی مکر و فن دیا ہی پری

وہ بھائی بھائی سے ہی سنا تھا
 کہ شاہِ ارم کا بیٹا ہے
 وہ بھائی بھائی سے ہی سنا تھا
 کہ شاہِ ارم کا بیٹا ہے
 وہ بھائی بھائی سے ہی سنا تھا
 کہ شاہِ ارم کا بیٹا ہے

وہ بھائی بھائی سے ہی سنا تھا
 کہ شاہِ ارم کا بیٹا ہے

وہ بھائی بھائی سے ہی سنا تھا
 کہ شاہِ ارم کا بیٹا ہے

وہ بھائی بھائی سے ہی سنا تھا
 کہ شاہِ ارم کا بیٹا ہے

محمد حنیف کو مشہد ہند جلوس
اجازت اگر ہو تو میں کو دہرین
خدا تجھے راضی خدا کا رسول
سنا شہ ارم دل سے راضی ہوا
اودہر سے علی صاحب و الفقار
محمد حنیف کی جو شاد دیکھا کلج
نکاح باند بکھر تخت جلوہ دیا
عزیز شہ ارم نے بہت مال و زر
دے پھر کی باندیاں اور غلام
محمد حنیف کے جو دکنی مراد
زیتون پاکہ امن لشکر کراوا
چار دن یا رچھوٹے تھی بڑے
بڑاں مرتضیٰ نے لگیسے لگائے
بڑاں مرتضیٰ مل بہت ارم
وہ منزل بمنزل چلے کو چکر
زیارت کو احمد کی روغنہ منے
کئے دل تصدی علی مرتضیٰ

گئے سوار ہولا و نیگو عروس
محمد حنیف ساتھ شادی کریں
تیرا دین و ایمان سب ہو قبول
وہ شاد دیکھا سب کار ساری کیا
سر انجام شادی کیا سب تیار
گئے ہونے باجے بھتر کے کاج
دولے اور دولہن لکاند رہا
چیزین دیا مال بہت سا مگر
چلے لیکے دولہن خوشی سے تمام
پورا یا خدا نے ہوئے دلین شاد
کیا حق تعالیٰ نے حاجت روا
ے مرتضیٰ سے وہ آئند سے
بہت مال دیکر دلا سے دلائے
وداع ہو مدینہ کا کہتے عزم
مدینہ میں پہنچے علی شیراز
گئے جانے اصحاب سے جئے
زیارت کے روغنہ و مصطفیٰ

غلام کو زور دے تصدی کی ہے
نہایت حق اور وفادار ہوئے ہیں
دراغ ہوئے اصحاب کے لئے
وہ شاد دیکھا سب کار ساری کیا
سر انجام شادی کیا سب تیار
گئے ہونے باجے بھتر کے کاج
دولے اور دولہن لکاند رہا
چیزین دیا مال بہت سا مگر
چلے لیکے دولہن خوشی سے تمام
پورا یا خدا نے ہوئے دلین شاد
کیا حق تعالیٰ نے حاجت روا
ے مرتضیٰ سے وہ آئند سے
بہت مال دیکر دلا سے دلائے
وداع ہو مدینہ کا کہتے عزم
مدینہ میں پہنچے علی شیراز
گئے جانے اصحاب سے جئے
زیارت کے روغنہ و مصطفیٰ

فقد خانا قصص ہوا اب تمام
اور اصحاب و اہل ہا در آن کی تمام
ان کی بخشش تو لگین ہا ر
فقیہ علی شہدائے کرام
بڑاں اوستے با بانیار کو
غلاب غوغا تو لگھ دینا
ازان بعد اصحاب عکرم

فقد خانا قصص ہوا اب تمام
اور اصحاب و اہل ہا در آن کی تمام
ان کی بخشش تو لگین ہا ر
فقیہ علی شہدائے کرام
بڑاں اوستے با بانیار کو
غلاب غوغا تو لگھ دینا
ازان بعد اصحاب عکرم

ان کی دست بستہ خیرات
موت کی اور مال کرام
بڑاں اوستے با بانیار کو
غلاب غوغا تو لگھ دینا
ازان بعد اصحاب عکرم

انگازو سبب جنگ پر عالم
نکرتا ہون پر

ادبیاتی کا بیرون

طی حضرت

مجلس

سید محمد رفیع

وہابیوں کی طرف سے

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے یہ سب کیا ہے۔

۱۰۰

دیا چھی پچا نہ میں اپنے چھپاے
 مگر میں مدتیے بیٹی کے اندر
 رہیں شاد و خرم دونوں جگہ
 نہ محتاج کس کا بھی وہ ہووے
 دیجو انکے دل کی ہو یا رب مراد
 بحق خدا مامور علی

جو بارہ قصبے تھے اونے اب کلکتے
 اسی ہی وطن انکا سورت بندر
 مین فرزند جہانگیر بنیں جو اونکے جنے
 پدر انکا ایمان سلامت رہے
 اور کونکو اولاد کر انکو مشد
 عوامکے اولاد کی کر بڑی

تمام شد	ما ہوں قبول نہو کچھ عدول
---------	-----------------------------

تمت	طفیل پیمبر دہ
	احیات میں اوسکے

شروع قصہ لڑائی پیرالم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کہ جو خاوند ہی دیا و دین کا
 بنا یا نور سے محبوب اپنا
 کیا قدرت سے اپنے آشکارا
 اوخصو کے چار یا ربین رحمت
 علی ربین منظر انوار برزوان
 نبی کے دین میں لائے میں سار
 وصی او نیکے علی مرتضیٰ بین

کہو میں محمد رب العالمین کا
کیا اظہارِ قدرت خوب اپنا
اوسیکے نور سے مندان سار
محمد مصطفیٰ میں رب کے محبوب
ابوبکر و عمر و عثمان عفان
کفر توڑے اونے میں دیو مارے
محمد شفیع روز جزا میں

[illegible][illegible][illegible]

میں نے اپنے دوستوں کو بھی بتا دیا کہ میں نے
کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا

گر اجب رعد جنی اسمکان پر
گئے کہنے کو مدحِ شاہِ مردان
علی شاہِ مردان ہو کے خوشوقت
لئے راحل کو اپنے ساتھ گمانے
محمد مصطفیٰ اور شاہِ صفا
سعد کے سر کو پھر تن سے ملائے
کئے چھوٹے بڑے مل شکر سارے
وہاں تب پیر زن ہو گئی مُسلمان
وہ راحل نے نبی کے سامنے آ
نبی کے گرد وہ فعلیں لیکر
نبی کا پڑ یکے کلمہ لاکے ایمان
محمد اور علی تب ہو کے راضی
اوسے جنون کی سرساری دے مین
برہن کے باہر زخم آواز نہار
نبی اور مرتضیٰ خوش ہو کے لاسکو
اپن بھی وہاں سے تہ کہ روانہ
وہاں کے لوگ خوشوقت کیے مین

کیا ہی الامان تب اسکا شکر
 ہوئے ہیں صدق دے سب مسلمان
 کوئیے باہر آئے ہیں اویس وقت
 سحر کے سر اور اک ڈول پانی
 ملے ہیں اور اصحاب پیہر
 دعا کی حقے اسکو پھر جلائے
 جتے تھے دین کے روشن ستارے
 ہوا سراقبیلہ سب مسلمان
 اونے ایمان پھر لایا ہی تازا
 کیا سُر مہ اونے آنکھوں کے اندر
 ہوا رحل بمعہ شکر مسلمان
 کئے اویس پر نگاہ سہ فراری
 بھی اس سے عہد و پیمان کئے ہیں
 کوئی آدم نہیں کرنا گرفتار
 روانہ تب کئے اسکے مکان کو
 مدینہ آئے ہیں ست و زمانا
 مبارکباد دیا اونکو دے ہیں

۴۳

کے بعد وہ تھکا ہوا رہا۔ اس کے بعد اس نے اپنے دوستوں کو بلایا اور ان سے کہا کہ میں نے یہ سب سنا ہے اور میں نے یہ سنا ہے کہ تم نے یہ سنا ہے۔

میرا جب راجہ مدنی اسمگان پر
لگے کہنے کو مدح و ثناء و مردان
علی شاہ مردان ہو کے خوشوقت
لئے راحل کو اپنے ساتھ گئے
محمد مصطفیٰ اور شاہ صفدر
سعد کے سر کو پھر تن سے ملائے
کے چھوٹے بڑے مل شکر سارے
وہ ان تب پیر زن ہو گئی مسلمان
وہ راحل نے نبی کے سامنے آ
نبی کے گرد وہ نعلین لیکر
نبی کا پٹہ کیے کلمہ لاکے ایمان
محمد اور علی تب ہو کے راضی
اوسے جنوکی سزا دی دئے میں
زمین کے باہر زخم آنا نہ ہا
نبی اور مرتضیٰ خوش ہو کے اسکو
اپنے بھی وہاں سے تہہ کر روانہ
وہ ان کے لوگ خوشوقت کیے ہمیں

کیا ہی الامان تب اسکا شکر
ہوئے ہیں صدق دے سب مسلمان
کو تیسے باہر آئے ہیں اویس وقت
سعد کے سر کو اور اک ڈول پانی
ملے میں اور اصحاب پیہر
وہاں کی حقے اسکو پھر جلائے
جتنے تھے دین کے روشن ستارے
ہو اسار اقبیلہ سب مسلمان
اونے ایمان پھر لایا ہی تازا
کیا سزا دے اونے آنکھوں کے اندر
ہو اسار اقبیلہ سب مسلمان
کئے اس پر نگاہ سہ فراری
بھی اس سے عہد و پیمان کئے ہیں
کو تھی آدم نہیں کرنا گرفتار
روانہ تب کئے اس کے مکان کو
مدینہ آئے ہیں ست و زمانا
مبارکباد دیا اونکو دئے ہیں

کسی کو چاہئے کہ اس کو سزا دے
 کسی کو چاہئے کہ اس کو سزا دے
 کسی کو چاہئے کہ اس کو سزا دے
 کسی کو چاہئے کہ اس کو سزا دے
 کسی کو چاہئے کہ اس کو سزا دے
 کسی کو چاہئے کہ اس کو سزا دے
 کسی کو چاہئے کہ اس کو سزا دے
 کسی کو چاہئے کہ اس کو سزا دے
 کسی کو چاہئے کہ اس کو سزا دے
 کسی کو چاہئے کہ اس کو سزا دے

کہیں جامی سخن کہیں بے ملامتی
 کہیں مرزا کہیں میران کہیں دہ
 کہیں عارف کہیں خوشدل و ذوقی
 کہیں ظاہر کہیں حال نفی ہی
 کہیں گھیل کہیں بیدل و کامل
 کہیں طالب کہیں مطلب بنا ہی
 ہوا بند و نہیں ہو کر آبِ اظہار
 مگر ہستی سے گذرے اسکو سوچے
 ہی جو کو جوش و خروش وہی طالب
 و گرنین بندہ تو خالی ملا ہی
 وہ سب گھٹ مین آپر گھٹ ہو ہی
 ہی سب و سکی صفت بندہ ہی گنڈ
 جو بر لاتا ہی کل عالم کی حاجت
 تو بندہ بزرگی عالم مین پایا
 وہی اک مشت مٹی سے بنا ہی
 وہ مولا آپ ہی اپنی شاخوان
 یہ بندہ تو عبت کرتا ہی ہم ہم

کہیں ہی وہ راضی اور کہیں رخصتی
 کہیں مادی کہیں مہدی و عباس
 کہیں عاشق کہیں مشتاق و شوقی
 کہیں جعفر نظیر اور کہیں نقی ہی
 کہیں سائل کہیں مائل و عادل
 کہیں بیتاب کہیں عاقل و فدا ہی
 ایسا صاحب ہی وہ پیدا کر نہا
 یہ مرز مسرت کو کمی نہ ہونے
 مین اہل شرع ان باتوں سے تاب
 یہ مولا آپ ہی جو بولت ہی
 عزیز و بند یکا کیا آسرا ہی
 جو کرتا ہی ثنا بند کی ہندا
 ججج حمد ہی اوس ہی کو ثاب
 او بند یکے جو گھٹ مین آپ آیا
 عزیز و بندے کی ہنیا و کیا ہی
 کہے کیا وصف اسکا عاجز آسا
 وہی قالب وہی ہی روح آدم

کسی کو چاہئے کہ اس کو سزا دے
 کسی کو چاہئے کہ اس کو سزا دے
 کسی کو چاہئے کہ اس کو سزا دے
 کسی کو چاہئے کہ اس کو سزا دے
 کسی کو چاہئے کہ اس کو سزا دے
 کسی کو چاہئے کہ اس کو سزا دے
 کسی کو چاہئے کہ اس کو سزا دے
 کسی کو چاہئے کہ اس کو سزا دے
 کسی کو چاہئے کہ اس کو سزا دے
 کسی کو چاہئے کہ اس کو سزا دے

قصیم انصاری

نہ اندر کہ جب کہیں جاوے
 تو دل اور دل بان نہ داوے
 خدائے نام پر دیون چلتے
 عبادتیں مین طاعتیں چلتے
 جو کہیں ناہ کیے کہیں رنج
 جو کہیں ناہ کیے کہیں رنج
 جو کہیں ناہ کیے کہیں رنج
 جو کہیں ناہ کیے کہیں رنج
 جو کہیں ناہ کیے کہیں رنج
 جو کہیں ناہ کیے کہیں رنج
 جو کہیں ناہ کیے کہیں رنج
 جو کہیں ناہ کیے کہیں رنج
 جو کہیں ناہ کیے کہیں رنج

بڑی ڈار ہی بڑی پگڑی وٹھلا
چھین رتوں کو پولین جھوٹا وٹھ
بڑی تسبیح اور خوش پیرین ہی
ذرا دین محبت میں خدا کی
بڑے بوڑھے کا طور ایسا بنا ہی
لڑین جو رو کی خاطر بابا مان
زمانہ کا پھر اسی کچھ عجیب و
خصوصاً جابجا درست ہی ہند
خدا کے گھر میں بیٹھے حقہ دہین
اگر کوئی کہوے یہ کیا کرتے ہوتے
مسلمانی تو سب ہو گئی ہی بیمار
عبادت اور سخاوت سے گئے غل
نہیں کہیں دین اور مذہب کی تکرار
ایسی پیدا ہوئی ہی خلق اب کی
ارے ای غلو تم چھوڑو غفلت
نماز ان پانچ وقتی تم نہ چھوڑو
حدیث حضرت کی ہی سنو دین

ہوا اور حرص سے پھر دلکا جلا
کرینگے کام اوسکا دے جولا لچ
ولیکن دین کی کئی مکر و فن ہی
پڑہین ظاہر نماز ان رو ریا کی
جو انوکھا تو پھر کیا پوچھتا ہی
ہزاروں گالیان دیوین زبان
محمد کا یقین پورا ہوا قول
بنی ہن مسجدین چور و نکلتے ماند
کرین بدگوئی محمد ابو نین تھو کین
تو کہوین تجھ کو کیا دینگے جواب ہم
قیامت کے نظر آتے ہیں آثار
یقین و جمال آوے آج یا کل
مہیشت کی فکر میں ہن گرفتار
سر اسر بھول گئی وہ یاد رب کی
رہو مت غرق در جھیر جمالت
یہ پانچوں وقت سے الفت نہوڑو
جہان لگ میں مسلمان سب حقین

جو کچھ کہنا چاہتا تھا
جو کچھ کہنا چاہتا تھا
جو کچھ کہنا چاہتا تھا
جو کچھ کہنا چاہتا تھا
جو کچھ کہنا چاہتا تھا
جو کچھ کہنا چاہتا تھا
جو کچھ کہنا چاہتا تھا
جو کچھ کہنا چاہتا تھا
جو کچھ کہنا چاہتا تھا
جو کچھ کہنا چاہتا تھا

مسلمان ہونا تو ہر
مسلمان ہونا تو ہر
مسلمان ہونا تو ہر
مسلمان ہونا تو ہر
مسلمان ہونا تو ہر
مسلمان ہونا تو ہر
مسلمان ہونا تو ہر
مسلمان ہونا تو ہر
مسلمان ہونا تو ہر
مسلمان ہونا تو ہر

تقسیم انصاری

اسیاد وہی ہی وقت وقت
ہوئی میں کہو اسکی عبادت
ہوئی میں کہو اسکی عبادت
ہوئی میں کہو اسکی عبادت
ہوئی میں کہو اسکی عبادت
ہوئی میں کہو اسکی عبادت
ہوئی میں کہو اسکی عبادت
ہوئی میں کہو اسکی عبادت
ہوئی میں کہو اسکی عبادت
ہوئی میں کہو اسکی عبادت

جو کچھ کہنا چاہتا تھا
جو کچھ کہنا چاہتا تھا
جو کچھ کہنا چاہتا تھا
جو کچھ کہنا چاہتا تھا
جو کچھ کہنا چاہتا تھا
جو کچھ کہنا چاہتا تھا
جو کچھ کہنا چاہتا تھا
جو کچھ کہنا چاہتا تھا
جو کچھ کہنا چاہتا تھا
جو کچھ کہنا چاہتا تھا

میں اپنی سب سے بڑی بات
میں اپنی سب سے بڑی بات
میں اپنی سب سے بڑی بات
میں اپنی سب سے بڑی بات
میں اپنی سب سے بڑی بات
میں اپنی سب سے بڑی بات
میں اپنی سب سے بڑی بات
میں اپنی سب سے بڑی بات
میں اپنی سب سے بڑی بات
میں اپنی سب سے بڑی بات

درندے اور پرندے مرغ و ماہی	میں دامن غرق در ذکر اکبر
لگا تخت اثری تا عرش عظیم	اوسیکے ذکر میں بھرتے ہیں سب
دیکھو اوسکے این بندے کھلاوین	ہر لازم میں کہ اوسکو بھول جاوین

در نعت سرور کائنات

کیا ہی حقے حق احمد نبی پاک	صفت جنگی کیا ہی آپ لولاک
کہا حقے کہ ایمیرے سچے یار	تیری خاطر خدائی کی میں اظہار
اوشکو کو بھی ہوا حکم عبادت	تو پھر ہم تم تو جینگے اونکی امت
بھی بہتر بندگی میں رہت قائم	ذکر کلمہ کار کھنور دامن
یہ دو چیزوں سے ہوو گی خدائی	وگرنہ تو اپن بندے میں حامی
محمد پاک سلطان دو عالم	کہ جنگا ہی قد مبوس عرش عظیم
محمد مصطفیٰ محبوب سبحان	ہوا جسے عطا امت کو ایمان
قیامت کو عذابوں سے چھڑاوین	چھڑکے آپ جنت میں لیجاوین
پڑھو یار و درودان ہو خلائی	کہ تا پاؤ مکان جنت میں حامی
جو انکے یار یاران پر دل و جان	پڑھو انپر درودان تم سوہرا
جنہوں کی شانیں حقے عنایت	ہوا علم و عدل علم و شجاعت
میں ہجر معرفت کے پاک گوہر	یقین چاروں کا رہے ہی برابر
چراغ و مسجد و محراب و منبر	ابو بکر و عمر عثمان و حیدر

محبت الہی جس دلیں ہنودے
جس میں پرانا تابد رور و دوسر
ولایت کے فلسفہ کے یاد تائیان
جوین ایمان کے روتی ہیں
تو وحدت کے لگی نظر دماغ میں

محبت الہی جو کھتی ہیں
دوست و بدست و بدست
نہایت و بدست و بدست
کہ جس میں وہ بدست و بدست
کہ جس میں وہ بدست و بدست
کہ جس میں وہ بدست و بدست
کہ جس میں وہ بدست و بدست
کہ جس میں وہ بدست و بدست
کہ جس میں وہ بدست و بدست
کہ جس میں وہ بدست و بدست

کیا وہ کافران کا
کیا وہ کافران کا
کیا وہ کافران کا
کیا وہ کافران کا
کیا وہ کافران کا
کیا وہ کافران کا
کیا وہ کافران کا
کیا وہ کافران کا
کیا وہ کافران کا
کیا وہ کافران کا

کی بھر دیکھنے کہ جنت دان ہے
وہ چاہا آسمان او پر چڑھ کر
او فزون سے ایک ملک یا اور ترقی
کلیا ایک کرنا آستین تیر
فرشتے اور پیکار کر زمین
وہ کافر و کافر کے تین تین
غلامی پر ہون راہ سخن میں
لڑکی پر نہ ہون راہ سخن میں
لڑکی پر نہ ہون راہ سخن میں
لڑکی پر نہ ہون راہ سخن میں

تھارے بندیکا بندہ رہو نہیں مدینہ میں تو انکو چھوڑ آشت و میں انکو انکے گھر میں چھوڑ آون بلا کر یہ اسم مجھو بت یا	جو فرماؤ سو آنکھوں سے کر نہیں کہا یہ میں میرے لڑکوں کے استاد کہا وہ دیو آنکھوں سے بجاؤن یری نے تب مجھے آگے بلایا
--	---

يَا دَاوُدُ الْفَتَيَيْنِ وَبَاغِيَاتِ الشَّرِيعَيْنِ وَكَانَ جِبَالًا لِّلْمُتَكَبِّرِينَ
وَالَّذِي عَلَيْنَ يَوْمَئِذٍ نَّصْرًا اَنَّا كُنَّا نَمْنَعُكَ رَحْمَةً يَا اَحْمَدَ الرَّاحِمِينَ

کچھ ایذا دے سیکے نہیں من کو پر ہی مجھے وداع ہو کر چلی گھر سنو تم یا علی تک کا نہر کر بہت غوطہ دیدیا میں مجھوں کہ لیکر ڈال دیوے مار مجھوں بس اب کہیں دون چنگ مار اسکون چلنا نہ روز کچھ اوس پیچ کا پہاڑ زمین پھار سے آپکا سر زمین کو سٹ گنگن اوپر چڑھاو فرشتوں کے سنے وہاں میں امان سننا آواز میں اونکا یکا یک	کہا اس اسم کی حرمت سے مجھو مجھے وہ دیو کے کا نہ چڑھا کر اوڑوہ دیو لے مجھ کو ہوا پر کہ اک دریا اوپر اوڑوہ ملعون گنگن پر چڑھ کے پھر چھینا اونے یوں وہ سو چاہی کہ اب چھو یا میں بھون وہیں اسم میں پڑھنا نہ تھا چلے وہ مجھ اوپر دانست بھر بھر نٹ غصہ سے آکر اوڑاا و جی لیکر مجھے نزدیک آسمان خدا کے ذکر میں تھے سب ملائک
--	--

کلیات سوم از کلیات
تیم انصاری

قصہ انصار

تیم انصاری بولے ہیں
سے جھڑپاں چلی ہیں
سے جھڑپاں چلی ہیں
سے جھڑپاں چلی ہیں
سے جھڑپاں چلی ہیں
سے جھڑپاں چلی ہیں
سے جھڑپاں چلی ہیں
سے جھڑپاں چلی ہیں

نہیں
نہیں
نہیں
نہیں
نہیں
نہیں
نہیں
نہیں

سُوءِ سَیِّئِمْ حَکایت ہو خبر وار
چلا قبضہ طرف دیکھا میں کیا تب
کہ میں پھر اور بھی دیکھی ملامت
وہاں پہنچا جہاں تھا ایک بڑا جھاڑ
دیکھا اوس جھاڑ پر کیشخص کو تب
لگا ڈر مج کو تب میں ہو گیا دور
تو شاید جان میرا رہ نہ سکت
جڑا ہی آتشیں زنجیر بھرت
کہا اوس کو میں حال اپنا اوسیدم
کہ دنیا میں حرام ہوتا ہی یا نہیں
بچے بازی روا کرتے کہ یا نہیں
غریب پوچرستم کرتے کہ یا نہیں
مسلمان پیسے کے طے نہیں یا نہیں
شراب اور بھنگ بھی پیتے کہ یا نہیں
نجیب شراف دکھ پاتے کہ یا نہیں
وہ کشتی کے کہے چلتے کہ یا نہیں
حدیث آیات پر چلتے کہ یا نہیں

عزیزان چھوڑ دو دنیا کے گفتار
تسیم انصاری بولے یا علی جب
تھی مکتو دلعین میرے سخت سہیت
چلا چند روز پھر میں ہو کے ہشتیار
جی اوس جھاڑ کے نزدیک میں جا
نہیٹ پر ہیبت و یک چشم تھا کور
اگر میں دور اوس سے ناسرکنا
دیکھوں تو جھاڑ سے مضبوطا کر کر
پوچھا اوٹ کہا نہ سے آئے ہو تم
پھر اوس ہی شخص نے پوچھی کیتھیں
بھی قاضی رشوتان کہا تے کہ یا نہیں
وے حاکم عدل بھی کرتے کہ یا نہیں
کفر اسلام پر غالب ہی یا نہیں
پتے رکھ دار ہی مندواتے میں یا نہیں
قوم ساقان کھوڑے چڑھتے کہ یا نہیں
دروغ اور غیبتان چلتے کہ یا نہیں
کہ پر زن کے چلتے میں کہ یا نہیں

قصہ تسیم انصار

دل کو ملک کی دو ٹوکا کھنڈی میں سے لے کر دوسرا دھڑکے پر
 دل کو ملک کی دو ٹوکا کھنڈی میں سے لے کر دوسرا دھڑکے پر
 دل کو ملک کی دو ٹوکا کھنڈی میں سے لے کر دوسرا دھڑکے پر
 دل کو ملک کی دو ٹوکا کھنڈی میں سے لے کر دوسرا دھڑکے پر

<p>کہ پھر مجلس میں ہو جاتی ہی نصبت بس اب قصہ زیادہ طول مت کر کہ ہوشِ طمان بھی مجلس کے خبردار حکایت آٹھویں کے در کو اب کھول سنو تو کیا عجائب ہی حکایت بجا جدم میں اوس کالی بکاسین نہ اوس جاگہ کو دیکھیں پھر کچھ پیچھے پڑا بیزار ہو کر زندہ گئی سین نہ دیکھا یہ میں جب پہنچا اسی جگہ دھا منگنے لگا ہاتھان اٹھا کر بھلا ہ موت اب دے سیرتین لگا جھاڑوں تلے سر پھوڑنے میں کہا مجھ کو سلام اوسنے اوب میں عجیب کچھ شکل اوسکی زیب دیتی عمامہ سر پہ اور پاکیزہ پوش عبت کھوتے ہو بیان کو اسطے جا کہ گھر نہ دیک آ پہنچا تھا ر</p>	<p>پچھ رہن تیرا بیگا قیامت کچھ اب شیطان کے جتنے کی گت کر سخن کے جھاڑا سے سعد زار خلاصہ سے اب قصہ کہتیں بول عزیزان دو گھر میں کوئی اوکھیت تیرم انصاری بولے یا علی میں میں بھاگا چار دن لگے دھڑکے اب دوڑا کہ بیدم ہو گیا میں میں اوسکے دھڑکے سے بھاگا چار دن پڑا اک جھاڑ کے نیچے میں جا کر کہ بار ب مجھ میں کچھ طاقت رہی لگا ڈاوسے وچھنے دوڑنے میں وہاں کہ شخص آپہنچا ویسے میں یکایک آگیا از غیب سیئی جوان تھا متقی با صورت پاک وہ بولای تیرم انصاری اس آن کرو خوشحال دلو آ شکارا</p>	<p>قسم تیرم انصاری کہ پھر مجلس میں ہو جاتی ہی نصبت بس اب قصہ زیادہ طول مت کر کہ ہوشِ طمان بھی مجلس کے خبردار حکایت آٹھویں کے در کو اب کھول سنو تو کیا عجائب ہی حکایت بجا جدم میں اوس کالی بکاسین نہ اوس جاگہ کو دیکھیں پھر کچھ پیچھے پڑا بیزار ہو کر زندہ گئی سین نہ دیکھا یہ میں جب پہنچا اسی جگہ دھا منگنے لگا ہاتھان اٹھا کر بھلا ہ موت اب دے سیرتین لگا جھاڑوں تلے سر پھوڑنے میں کہا مجھ کو سلام اوسنے اوب میں عجیب کچھ شکل اوسکی زیب دیتی عمامہ سر پہ اور پاکیزہ پوش عبت کھوتے ہو بیان کو اسطے جا کہ گھر نہ دیک آ پہنچا تھا ر</p>
--	---	---

کہ پھر مجلس میں ہو جاتی ہی نصبت
 بس اب قصہ زیادہ طول مت کر
 کہ ہوشِ طمان بھی مجلس کے خبردار
 حکایت آٹھویں کے در کو اب کھول
 سنو تو کیا عجائب ہی حکایت
 بجا جدم میں اوس کالی بکاسین
 نہ اوس جاگہ کو دیکھیں پھر کچھ پیچھے
 پڑا بیزار ہو کر زندہ گئی سین
 نہ دیکھا یہ میں جب پہنچا اسی جگہ
 دھا منگنے لگا ہاتھان اٹھا کر
 بھلا ہ موت اب دے سیرتین
 لگا جھاڑوں تلے سر پھوڑنے میں
 کہا مجھ کو سلام اوسنے اوب میں
 عجیب کچھ شکل اوسکی زیب دیتی
 عمامہ سر پہ اور پاکیزہ پوش
 عبت کھوتے ہو بیان کو اسطے جا
 کہ گھر نہ دیک آ پہنچا تھا ر

کہ مجھ کو لے اوڑا مثل ہوا اسی
اوڑا کئی دن ہوائی آسمان پر
وہیں اوڑا وہ مجھ کو لایا بٹھا یا
کہا مجھ کو کہ قائم ہو بچن پر
کہ پھر وہاں سے مجھے لیکر اوڑا
وہاں اوڑا جہاں تھا اک بڑا غار
کیتک مدت اندھا رہیں چلا وہ
اوجالے میں بھی کین مجھ کو چلا یا
کہ پھر اونے بھی اوس دریا کو چھوڑا
بہت اوجھا مکان تھا او بجا کین
محل آگے گیا وہ دیو جدم
دیکھ جو قفل کے اوپر میں اوس
کہا پھر مجھ کو ہوق قائم بچن پر
ہوا پھر لوٹ پونگر شکل اصلی
گرا تب قفل وہ کھلکر زمین پر
وہاں دیکھو نو کئی مین دیو ملو
دکھائی رہی اونے دیکھنے تین جب

ہوا اے آسمان مجھ کو بنا سی
پہا اک تھا بڑا کوئی اوس مکان پر
گیا آپین گھر یکے بعد آیا
کہا میں نے کہ قائم ہوں مقرر
زمین کو شگلن اوپر چڑھا او
نہ سوچے رات او کین دنکا آثار
اندھا رہے بھی کئی دن کو ملا وہ
عظیم الشان دریا بھی اک آیا
کہ حالت ان اک آیا جزیرا
کہ وہ کرتا تھا باتان آسمان سے
چڑھا تھا قفل دروازہ کو محکم
لکھا تھا کلمہ حضرت سلیمان
کہا میں نے کہ ہوں قائم مقرر
پھر اوسے قفل پر سی جوسی
وہ دروازہ میں بیٹھا مجھ کو لیکر
اونھوں نے چاہا چنگر جائیں مجھ کو
سجھوں اپنے سر نیچے کے تب

کہ دروازہ وہاں تھا
وہاں سے مجھ کو لایا
کہ دروازہ وہاں تھا
وہاں سے مجھ کو لایا
کہ دروازہ وہاں تھا
وہاں سے مجھ کو لایا

کہ دروازہ وہاں تھا
وہاں سے مجھ کو لایا
کہ دروازہ وہاں تھا
وہاں سے مجھ کو لایا
کہ دروازہ وہاں تھا
وہاں سے مجھ کو لایا

قصہ نیم انصاری

کہ دروازہ وہاں تھا
وہاں سے مجھ کو لایا
کہ دروازہ وہاں تھا
وہاں سے مجھ کو لایا
کہ دروازہ وہاں تھا
وہاں سے مجھ کو لایا

کہ دروازہ وہاں تھا
وہاں سے مجھ کو لایا
کہ دروازہ وہاں تھا
وہاں سے مجھ کو لایا
کہ دروازہ وہاں تھا
وہاں سے مجھ کو لایا

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ میں آج تم کو بتا رہا ہوں کہ میں تم کو اپنے والدین کے ساتھ دیکھوں گا۔

سیدنا کی انگوٹھی کو چڑھانے	سہو آیا تھا یہاں مارا خدا نے
مہیا محکو انگوٹھی اسکی لو تم	یہ دیو اور پر پو نہر غالب رہو تم
انگوٹھی محکو جا دو کی وہ دیگر	جیل جبریل محکو باہر سیکر
کہا قبلہ کی جانب جاؤ تم اب	یہ کبکد آپ وہاں سے اور گئے تب

حکایت تسمیہ از حکایات تسمیہ انصاری

غلامی مکی یہاں بہت کڑا جا	سخن کے محل پر تو جلد چڑھ جا
سخن کے گنج کی صندوق کھول	نگال اوسین سے ہیرا اب تو بیہول
تھوڑے تھوڑے عزیز انکی تذکر	وگر شیعہ غلامو مجلس سے بدر کر
تو بول ایسا یہ گوہر دار قصہ	کہ تھوڑا بہت پیچھے سب کو قصہ
تھکا ہو وے تو پی یک جام پانی	پیچھے کہہ قصہ کو تو در معافی
وہ بیہول مجلس میں بکھیرا اب	حکایت نوین کا مذکور کر سب
عزیزان موتیاں سون بھر کے کھٹ	کہ پھر آگے غلامی قصہ بولے
تسمیہ انصاری بولے یا علی تب	سنو تو کیا گذرتی مجھ پر آ اب
مجھے جبریل جب راہ ہستاشی	چلا چٹکل کا کھانا گھنٹس چھلاشی
چلا مدت تک میں اوس جنگل میں	کہ عایشان دیکھ پھر محل میں
محل رو پیکے اینٹوں سے بنا تھا	اونے چونکے گارہ سے چٹ تھا
گیا میں بول بسم اللہ محل میں	کہ یک رو کیو دیکھا خوش شکل میں

قصہ تسمیہ انصاری

کہ وہ بیٹھ کر من سے ہو سکے مکمل
میں پھر دلا کہ کون محکمہ جانا
یہی کہی میں توڑیں گے یہاں
جو مصطفیٰ پہنچے وہاں سے دینار
خلیفہ دلا دیا اسے اوسے قیام
تسمیہ انصاری وہ نکا ہو گیا نام
وہی تسمیہ انصاری کا نام
کہ اس وقت میں کہہ دلا وہ

سیدنا

کر اس شیطان کو مجلس سے باہر
 عزیزان سنتے سنتے چھک گئے اب
 عزیزان گر تھکے پھر تھکے ہوئے
 حکایت دسویں کو اب دوست سنیو
 عزیزان اب ذرا گھبراؤ مست
 تہیم انصاری بولے یا علی پھر
 ایسا بھاگائیں اویس کے ڈر سے گر کر
 سنو پھر یا علی اک اور عجائب
 عظیم الشان میں دیکھی محل جب
 محل پر نور کا باران تھا جاری
 دیکھی تو فضل پر ایسا لکھا تھا
 رکھائیں بول بسم اللہ اور بات
 ادب سے میں چلا دو اور گھبرائے
 جو اہل فعل و موفی سے بنی تھی
 دیکھا وہاں اک محل سب بڑا مین
 عجب خوشبوی سے معن و مستف تھا
 کہ دیکھا صحن میں اک خوانِ نعمت

شستانی کر دے اس قصہ کو آخر
 جو اہر چھتے چھتے تھک گئے اب
 تو بس قصہ کہیں بولینگے گل پھر
 موفی تھوڑے بکھیرے تو چہنبو
 رہی تھوڑی ہی اب باقی حکایت
 پہاڑ اوپر سے جسد میں پڑا گر
 کہ یکمشتہ ملک دیکھا نہ پھر کر
 دیکھا اک محل میں قبلہ کی جانب
 تھیا اوس محل کے نزدیک میں تب
 پڑا تھا فضل دروازہ کیو بھاری
 کہ مولانا شریک بیگا اکیلہ
 یکا یک کھٹکیا وہ فضل اسدات
 ہزاران کوٹھری دیکھی میں اندر
 سونے روپے اینٹوں سے چنی تھی
 سو تباہ و س محل کے اندر گیا میں
 عجب کچھ اوس مکان اوپر شرف تھا
 دہرا ہی گرم بھر کر تازہ قدرت

قصہ تہیم انصاری

کون اور قودہ کرنا تو ہے
 رسی کے چلیان کو نکالے
 رسی کے لپس کا سرنگلے
 رسی کے چلیان کو نکالے
 رسی کے لپس کا سرنگلے
 رسی کے چلیان کو نکالے
 رسی کے لپس کا سرنگلے

مجھے اوس شخص کا پھر ترس آیا
 چڑایا اوسکو میں نے باسفتت
 لگا اوسکا ترس کھانیکو میں آپ
 گھر میں اک دو بٹھایا میں نے اوسکو
 کہا اترے وہ جو تھی آفت جان
 یکایک انے دونو پائون لٹائے
 ایسے لپٹے کہ انکھیاں تر تر ایاں
 میں تب کرنے لگا منت و زاری
 کہا میں چھوڑ دے بندے خدا کے
 کہوں ای بہائی میں ہونگا مسلمان
 میرے پر کو دتا ہستا وہ جاوے
 وہاں سے پانی پیکر پھر دوڑا وہ
 سدا اس بارغ کے میوے وہ کھاکر
 میرے پر کو دے اور مجھکو دوڑا کو
 بہت کچھ میں کیا پن میں چلا زور
 کہان چھوڑے وہ میری بن لے جان
 کرو زاری تو مارے سر میں ٹپے

میں اوسکو اپنے کانٹے پر بٹھایا
 میں کیا جانوں کہ کیا ہوگی ملامت
 وہاں نیکی سو کرتے ہو گیا پاس
 کہا میں نے ابھی نیچے اتر تو
 تھے اوسکے پاؤں دو چمڑکے پہناں
 میری گردنیں لیکے خوب لپٹائے
 میرے تن کی رگین سب پھول آیاں
 کہ اک ٹکی میری گردن میں ماری
 تو مجھکو کاٹ کھا یا کچ کھا کے
 تو وہ میں کاٹ کھا دے گردن دکھان
 مارے گردنیں کئے اور دوڑا وہ
 جو تھک جاؤں تو پھر جھڑ لگا دے
 کہے پھال میری گردن کے اوپر
 جو نادوڑوں تو گردن کاٹ کھا دے
 کہا میں نے خدا کیواسے چھوڑ
 کہ وہیں عاجزی اور روں اسن
 میری گردنیں چڑکئی کئی پھیلے

کون اور قودہ کرنا تو ہے
 رسی کے چلیان کو نکالے
 رسی کے لپس کا سرنگلے
 رسی کے چلیان کو نکالے
 رسی کے لپس کا سرنگلے
 رسی کے چلیان کو نکالے
 رسی کے لپس کا سرنگلے

تقسیم انصاری
 کی بارب موت سے کاچو نہو میں
 خدا کے فضل سے اس کا باپ میں
 کہیں سے آیا ان کا باپ اند
 چان تار ویکر نہ تو ذات
 وہاں کی میں کی کون بات
 میں انصاری کی بی بی کا نام
 میں انصاری کی بی بی کا نام
 میں انصاری کی بی بی کا نام
 میں انصاری کی بی بی کا نام

[illegible]

اگر معلوم ہو تو تم ان سبھوں کو
وگرنہ ہوتی ہی پھر یونین خوری
کر واک کام تم پاؤ گے جھوٹک
تھوڑے انورے اسین سٹراؤ
یہ آپن گر پڑیگا مست ہو کر
میں اسجا یا علی ویسا کی کام
کھلاتے ہی گر اوہ مست ہو کر
خدا کا شکر کر آگے چلے میں
دیکھو تو میں جو ان مشغول سے
وہ بولا ای شیم انصاری کہہ سب
کہا میں نے کہ کئی کئی مدتوں سین
کہ گھر کی راہ میں باقی مجھے کہیں
کہا اس جو ان نے من کیا و کچھ غم

حکایت وواز و هشتم از

علامی بند مت کر یو دہسن کو
 زبان سے عطر کا چشمہ رواں کر
 سخن کے باغ کا ٹک سیر کر کے

عظیم انصاری جو ہے یا علی بن
 عباس عقیقہ دنگ سے علی بن
 وہ ان کے چھوٹے بھائی کو
 کوئی ایک علی کو سونپ دیا
 کہ اس کی صفائی ہو جائے
 وہ عظیم انصاری

[illegible]

پہاں

تیمم انصاری کی روایت سے ہمارے ہاں ایک روایت ہے کہ
 ابراہیم بن ابراہیم نے کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا ہے کہ
 ابراہیم بن ابراہیم نے کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا ہے کہ
 ابراہیم بن ابراہیم نے کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا ہے کہ

گھٹا کا لی فلک سے ہوئی نمودار
 پون آندھی لگے بادل گہجنے
 اتر آیا وہین حضرت کے آنکھ
 پوچھا اے ابراہیم کیا کہنا تو
 بولا بادل سے حکم رب سے جا کر
 تو اسکو گھر لجا بیٹیا اسی آن
 پیچھے تو برس اس کے سر کے اوپر
 پھر اس بادل لبائی دم اسی آن
 بٹھا کر مجھکو اس بادل کے دم میں
 اوتاری آکے اگھٹائی کے اندر
 سٹھائی یا علی نکو میں سب بات
 تیمم انصاری کو دیوے صفائی
 بھی اونکی بن گئی اصلی جو صورت
 بھی ساری خلق بھی حیرت ہوئی
 سو تب حضرت عمر نے بھی بھیجے
 و اسی کی کو تب رخصت دلائی
 لگے کر نیکو ہر دم عیش و عشرت

کہ یکدن حکم ربانی سے یک ر
 گئی بھیج کے چکارے چکنے
 کہ ویسے میں یکایک کالا بادل
 سلام اگر کیا حضرت خضر کو
 میں برسوں کا بدینہ شہر اندر
 خضر بولے بدینہ کا یہ ان
 تو اسکو اسکے اگھٹائی میں دیر کر
 کہا بادل بیجاؤں گا بدل و جان
 ہوئے حضرت خضر رخصت گیر کہین
 لے آیا مجھکو بھی بادل یہاں پیر
 برسے کو لگا پھر مجھ پر سات
 علی بولے کہ اب بلو اونائی
 تیمم انصاری کی جب ہوئی حجت
 تیمم انصاری کی باتیں سننے جب
 تیمم انصاری آئے شکل میں
 تیمم انصاری کو عورت دلائی
 تیمم انصاری گھر کے ہوئے رخصت

تیمم انصاری کی روایت سے ہمارے ہاں ایک روایت ہے کہ
 ابراہیم بن ابراہیم نے کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا ہے کہ
 ابراہیم بن ابراہیم نے کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا ہے کہ
 ابراہیم بن ابراہیم نے کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا ہے کہ

تیمم انصاری کی روایت سے ہمارے ہاں ایک روایت ہے کہ
 ابراہیم بن ابراہیم نے کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا ہے کہ
 ابراہیم بن ابراہیم نے کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا ہے کہ
 ابراہیم بن ابراہیم نے کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا ہے کہ

میرا مولود ہی در شہر سورت
 یہ قصہ فارسی تھا نہ مقول
 تھی فرمایش جو کہتا بھائی کیوں
 جدا لا کر دیا اسکی اصل کو
 بہت تاکید حد الدین کی تھی
 میں کی قصہ میں اسخا طر و تالو
 مجھے قصہ کی کچھ امیدیں تھی
 ۲۱۸ بارہ سو اٹھارہ کے درمیان
 میں نے کہات میں اسکو کیا تھا
 جموع کی صبح قصہ کی سرسری تھی
 یہ قصہ اسگھر ہی پہنچا ہی آخر
 بیتان نو سو اوپر چالیس دو
 ابھی قصہ بیان بس کر غلامی

کیا کہات میں چند مدت نکونت
 کیا میں اسکو بیکار نظم ہ مول
 کہ تم ہندی کر واس فارسی کون
 تتبع میں کیا ہندی نقل کو
 میان جعفر نے بھی کچھ کم نہیں کی
 خدانے نقل دلی کھول دی کل
 و لیکن کچھ مدد ہو گئی علی کی
 تھی تاریخ چودھویں اور ماہ شعبان
 بندھارو کی موسیٰ میں لکھا تھا
 وہ مسجد دوستداروں کے بھری تھی
 پڑھے سب فاتحہ حضرت نبی پر
 ہو میں اس قصہ کی الجھگھن لو
 درود ان پڑھے محمد پر داما

میرا مولود ہی در شہر سورت
 یہ قصہ فارسی تھا نہ مقول
 تھی فرمایش جو کہتا بھائی کیوں
 جدا لا کر دیا اسکی اصل کو
 بہت تاکید حد الدین کی تھی
 میں کی قصہ میں اسخا طر و تالو
 مجھے قصہ کی کچھ امیدیں تھی
 ۲۱۸ بارہ سو اٹھارہ کے درمیان
 میں نے کہات میں اسکو کیا تھا
 جموع کی صبح قصہ کی سرسری تھی
 یہ قصہ اسگھر ہی پہنچا ہی آخر
 بیتان نو سو اوپر چالیس دو
 ابھی قصہ بیان بس کر غلامی

میرا مولود ہی در شہر سورت
 یہ قصہ فارسی تھا نہ مقول
 تھی فرمایش جو کہتا بھائی کیوں
 جدا لا کر دیا اسکی اصل کو
 بہت تاکید حد الدین کی تھی
 میں کی قصہ میں اسخا طر و تالو
 مجھے قصہ کی کچھ امیدیں تھی
 ۲۱۸ بارہ سو اٹھارہ کے درمیان
 میں نے کہات میں اسکو کیا تھا
 جموع کی صبح قصہ کی سرسری تھی
 یہ قصہ اسگھر ہی پہنچا ہی آخر
 بیتان نو سو اوپر چالیس دو
 ابھی قصہ بیان بس کر غلامی

قصہ سیل و مجنون

میرا مولود ہی در شہر سورت
 یہ قصہ فارسی تھا نہ مقول
 تھی فرمایش جو کہتا بھائی کیوں
 جدا لا کر دیا اسکی اصل کو
 بہت تاکید حد الدین کی تھی
 میں کی قصہ میں اسخا طر و تالو
 مجھے قصہ کی کچھ امیدیں تھی
 ۲۱۸ بارہ سو اٹھارہ کے درمیان
 میں نے کہات میں اسکو کیا تھا
 جموع کی صبح قصہ کی سرسری تھی
 یہ قصہ اسگھر ہی پہنچا ہی آخر
 بیتان نو سو اوپر چالیس دو
 ابھی قصہ بیان بس کر غلامی

تمام شد قصہ شروع قصہ سیل و مجنون کا تمیم انصاری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ابھی مجلس مجھ کو نور و حدت کہ جاؤ و سے میر سب کہ ورت

میرا مولود ہی در شہر سورت
 یہ قصہ فارسی تھا نہ مقول
 تھی فرمایش جو کہتا بھائی کیوں
 جدا لا کر دیا اسکی اصل کو
 بہت تاکید حد الدین کی تھی
 میں کی قصہ میں اسخا طر و تالو
 مجھے قصہ کی کچھ امیدیں تھی
 ۲۱۸ بارہ سو اٹھارہ کے درمیان
 میں نے کہات میں اسکو کیا تھا
 جموع کی صبح قصہ کی سرسری تھی
 یہ قصہ اسگھر ہی پہنچا ہی آخر
 بیتان نو سو اوپر چالیس دو
 ابھی قصہ بیان بس کر غلامی

کیا

لکھا ہے رلیون نے بہت نادر
 بہت مین مختلف اسمین روایا
 کہا اسطور قصہ پر ملاحظت
 محبت میں اور کیسی کے تب ہو
 حکایت ہے سو تو آگے پڑھیگا
 سورہ قسم کی کرتا تلاوت
 اسی آیت کو لیسلی نے مناتب
 مجھے یاد کرتا ہے تھافوت
 کرے مجنون سے لیسلی بہت لغت
 مانو مین جا کے یا اس کو بلاؤں
 مانو مجنون سے جاگے مین کیسی
 رکھی دلین نہیں بولی کسی سے
 محل کے بیچ اتو جاے مجنون
 چلا مجنون محل میں شکر کر کر
 نبولا محل میں مجنون کسی سے
 اوسی خاطر محل کے بیچ بستے
 ملی لیسلی کمین اوکو کیسی

ہی مجنون کی ملن کی بات یونگر
 اے آخر میں مجنون ییلی سن بات
 دیگر راوی نے سن یونگر روایت
 کہ پتے جب وکیلی نے کئے ٹوش
 یہاں سے پھر تجھے معلوم ہوگا
 سیوم راو کی ہی ایسی روایت
 اتانز لٹاء فی لیسہ پڑھا جب
 یہہ میرا نام بیتا در تلاوت
 یہہ سنے ہی ہوئی ییلی کو محبت
 کہا ییلی نے جا درشن دکھاؤں
 فکر کر فی تھی اپنے دل میں ییلی
 ملون دن کو ویا شب کو اسی سے
 حکم ایسے مین قاضی نے کیا یوں
 کہا قاضی نے جا تو محل اندر
 گیا جب محل اندر وہ خوشی سے
 مگر ییلی کے تین وہ دیکھتے تھے
 بسی مجنون کے دل میں آکے ییلی

قصہ سیلی و مجنون

کے

نہو نادان تو ہو جا سبیا نا
 اسی مجنون جو کہو گے سو کر ونگی
 بین کعبہ جانگر پھیرے پھر ونگی
 چو نگی مین تمہارے کب کے خوشے
 کیا جو قول اس سنین پھر ونگی
 لگو میرے گلے سے آ کے سیلی
 میرے دل کو یہی انت انتظار می
 وے غم مجنون کے سبب باد سو گئے
 سندیلی نے مجنون کی سخن کو
 نہ بوجھے بات کوئی اندر جو بی
 او سے آواز آیا کان اندر
 خیانت پا گئی اندر حویلی
 بیٹھے باہم دیگر اندر حویلی
 ہوئی مجنون اور پہلی ہی گیلی
 اپس کے دل میں کچھ نہیں بچا را
 اوسکی آنکھ سے تو نیند بھاگی
 دیکھو تو آج کیا کرتی ہی سیلی

چرا صورت تیری کفایتی کالی
نمی بینم منی که درین پناه غنی
سوق می گزاف و سر زدن عیان
فلک قفسه کنی کیست خدا یا
که دل و دیکو نگاهداری این نیست
تا فتنه کوئی سب لعل از دست
رسد جای نشسته ای بسین

کے لئے جو کہ وہ دوسرے کے لئے بھی
 لکھا ہے کہ وہ دوسرے کے لئے بھی
 لکھا ہے کہ وہ دوسرے کے لئے بھی
 لکھا ہے کہ وہ دوسرے کے لئے بھی

۷۸
 کربان داد و چون می سفر کرد
 چو می آمد می کرد می کرد
 ندرده و عشق می پندار
 بدای بار کاد می پندار
 خفا کا خفا می پندار
 دود و دود می پندار
 نصیحت کا نصیحت می پندار
 طبع کا طبع می پندار
 پنهان کا پنهان می پندار
 مشک کا مشک می پندار

کہو اوں کو تو یہ شربت کو پییا
 پیاجمخونے خوش ہو کہ وہ شربت
 کہا مخون کہ لاؤ اور پانی
 پوچھا قاضی کہ یہ میٹھاف عاشق
 جو جان میں سو تو کچھ ہوا میں
 کیا میں نہ ہر نے اس کو اتر کچھ
 اگر دونوں میں ہو جاؤ جدائی
 بہانہ قحط کا میں کچھ لگاؤں
 فکر کر کے کیا وہ ایسے فن کو
 کیا قاضی نے اپنی کار سازی
 نہیں محبت انھو کی آج کل سے
 فکر قاضی نے کی چھوڑ دن مصر کو
 مصر سے وہ چلا سیلی کو لیکر
 مسافر ہو کہا وہ شہر قاضی
 چلا وہ چھوڑ کہ حجرے حویلی
 گیا جب چھوڑ وہ قاضی مصر کو
 چھپا مخون سے سیلی بیچا ہی

[illegible]

قصہ سی و مجنون

[illegible]

مجنون کا عشق کس کیسے کرے
 مجنوں کا عشق کس کیسے کرے
 مجنوں کا عشق کس کیسے کرے
 مجنوں کا عشق کس کیسے کرے

چلو جا کر رہیں اپنے نگر کو
 تو تنہا یہی نے مجنوں و مان نہ پا
 گئی اوس وقت سب میلی کی لالی
 ہوا غم دہین تیرا میرے افرق
 گیا دہین پھر آکر کیا را کہوں
 میں چھوڑی تجھ بھاننا و پانی
 کیسی بات میرا دل نہ چاہے
 پسند آتی نہیں کسی سگاسی
 ترک دل نے کیا دائمی و دائمی
 لگا ئی زیور و پوشاک کو آگ
 گلے سیلی والفی میں سلامی
 تیرے اس درد سے ہر دم مروگی
 کہ چون دریا میں موج موج چڑا
 جنگل مجنوں کا چکر مجھ بتاؤ
 جہان مجنوں رہا جا کر رہو نگ
 غرض قصہ منے جو مجھ کو آئے
 نک گھائل کلیجہ پر لگاؤن

ہو اتب قاصد قاضی مصر کو
 وہ قاضی پھر مصر کے بیچ آیا
 حویلی آکر جب دیکھی ہی خالی
 کہا اچھوڑو مجھ کو یا مجنوں
 اسی مجنوں یا مجنوں یا مجنوں
 تو مجھ کو کر گیا سہیگا دیوانی
 مجھے نہیں نیند کچھ تیرے سوا ہی
 نہ خوش گتے مجھے یہہ باپ ماسی
 بڑے گتے مجھے یہہ بہن بھائی
 یہا تیرے سوا اس دل نے یہا
 میں تیرے ہاتھ اسی مجنوں بکا
 تیرا یہہ درد و غم کو کہو نگ
 یہہ درد و غم سنا سپر گزرتے
 کہے میلی مجھے مجنوں بتاؤ
 میں اوس جنگل شجا کر سو نگ
 میں نے میلی کے دکھ سب کہہ سکا
 میں دیگر بات بھی تم کو سناؤ

مجنوں کا عشق کس کیسے کرے
 مجنوں کا عشق کس کیسے کرے
 مجنوں کا عشق کس کیسے کرے
 مجنوں کا عشق کس کیسے کرے

مجنوں کا عشق کس کیسے کرے
 مجنوں کا عشق کس کیسے کرے
 مجنوں کا عشق کس کیسے کرے
 مجنوں کا عشق کس کیسے کرے

مجنوں کا عشق کس کیسے کرے
 مجنوں کا عشق کس کیسے کرے
 مجنوں کا عشق کس کیسے کرے
 مجنوں کا عشق کس کیسے کرے

میں نے کہا کہ یہ مجھ سے بہتر ہے
 میں نے کہا کہ یہ مجھ سے بہتر ہے
 میں نے کہا کہ یہ مجھ سے بہتر ہے
 میں نے کہا کہ یہ مجھ سے بہتر ہے
 میں نے کہا کہ یہ مجھ سے بہتر ہے
 میں نے کہا کہ یہ مجھ سے بہتر ہے
 میں نے کہا کہ یہ مجھ سے بہتر ہے
 میں نے کہا کہ یہ مجھ سے بہتر ہے
 میں نے کہا کہ یہ مجھ سے بہتر ہے
 میں نے کہا کہ یہ مجھ سے بہتر ہے

<p>ڈرانے کو یہ بہ نظر آیا کہا دل کو کہ بیٹے توڑ کھاؤ کہ بیٹو کے تے مجھون کھڑے تھے لکڑ ہارکے مجھون نظر آئے یہ لکڑون سچ لکڑی کیون ہوا نپا یا ہوش لیکن ہونٹھ ہٹے دُر و مرجان اوکے لبے چٹے اسم سیل نکلتا اوکے لب سے سیلی کے نام کوٹھک پہچانا کیا جات بہ اپنے نگر میں کہ جا کر بات یہ سیلی کو سمجھا کہو سب بات ظاہر نا چھپاؤ کہی سیلی کو رکھ مجھ بات دلیں خبر کی تو ہر دم پوچھتی ہی میرے شوہر نے سچی ہی شنائی جو مجھون ہی تیرے دلیں نہایا تیرا سیلی بڑا ہی درد او سکوا</p>	<p>بلانے بھیس درخت کا بنایا اسی سے بچکے کب جاو نکا گھر کو نیچا او س جہاڑ کے بیٹے بھرے تھے اونے او سجا سے جو بیٹے کھسکے مرد یہ سوکھ لکڑی کیون ہوا نہ کیے ماتھ اور پاؤں سے چلتے گیا نہ دیک وہ آواز سننے ہوا نزدیک جو دیکھا ادب سے وہ تب سمجھا کہ یہ مجھون دیوا لکڑ مارا گیا جب اپنے گھر میں لکڑ مارے نے عورت کو کہا جا تو جا سیلی کو اب یوں کر سناؤ لکڑ مار کی عورت گئی محل میں کہ جسکو راندن تو ڈھونڈھتی ہی میں او سکی لے خبر تجھ پاس آئی میرا خاوند او سے ہی دیکھ آیا تیرے ہی نام کا ہی درد او سکوا</p>
---	---

میں نے کہا کہ یہ مجھ سے بہتر ہے
 میں نے کہا کہ یہ مجھ سے بہتر ہے
 میں نے کہا کہ یہ مجھ سے بہتر ہے
 میں نے کہا کہ یہ مجھ سے بہتر ہے
 میں نے کہا کہ یہ مجھ سے بہتر ہے
 میں نے کہا کہ یہ مجھ سے بہتر ہے
 میں نے کہا کہ یہ مجھ سے بہتر ہے
 میں نے کہا کہ یہ مجھ سے بہتر ہے
 میں نے کہا کہ یہ مجھ سے بہتر ہے
 میں نے کہا کہ یہ مجھ سے بہتر ہے

کیا تو نے

کیا دل دینا ہی اچھا ہے
وفا تو ہے سب کو دینا ہی
دعا ہے سب کو دینا ہی
مزار و نوازش ہے سب کو
وفا ہے سب کو دینا ہی
افزون ہے سب کو دینا ہی
میری کو دینا ہی
وفا ہے سب کو دینا ہی
افزون ہے سب کو دینا ہی
میری کو دینا ہی

قسم تجکو سو تیرے خال کی ہے	قسم تجکو زلف کے بال کی ہے
قسم تجکو سو مینی کی سراسر	قسم تجھ کان کی شن کان دھکر
تجھے دندان تیرے کی قسم ہے	قسم تجھ لب کی ورنہ خدا کی قسم ہے
جواب ہرگز مواک کو نہ دیوے	ہزار ان قسم گر چہ کوئی دیوے
تو سارا ملک سمن سے جلاوے	اگر چہ قسم سے جیتا ہو جاوے
تو کہ قاضی جنازہ ہو سکے تیار	عجب قسم نکلی کرتا ہے تو نکمار
یونہیں بوجھو مو اتو کب جیا نہیں	کرے کیا درد والا رہ سکے نہیں
موا سو جیو تا ہر گز نہ ہو گا	ای بعد اللہ قسماں کب تک لکھیگا
سنو گی کب میری بیٹی کا آواز	کیا مادر نے اوسکی چاک پشوار
کہہ ہے کب ملیگی آکے میلی	کھلے سر ہو پکاری و مان میلی
کہ جیسے دودھ اور شکر سے ملگے	سنو مجھوں ویلی ایک ہو گئے
دیکھو معشوق میلی کو بیمارے	جیسا مجھوں نے اپنا جی دیا رکے
کسی عورت پہ نہیں میلی کا سایا	مرد مجھوں سامین نے کہیں نہ پایا
ویکین عشق کے پانے کو مدت	عشق ابٹنکے کرتے مرد عورت
وفا نہیں ہے وفا نہیں ہے وفا نہیں	سناوب عورت تو نہیں کچھ وفا نہیں
ہزار ان کید میں شن عورتو نہیں	ہزار ان چند میں شن عورتو نہیں
دغا پر عورتیں بوجھو سراسر	زبان پر چھوٹ اور دلمیں دغا پر

میں جیسا جان توں لیلی ہوئی
میں جیسا جان توں لیلی ہوئی
میں جیسا جان توں لیلی ہوئی
میں جیسا جان توں لیلی ہوئی
میں جیسا جان توں لیلی ہوئی
میں جیسا جان توں لیلی ہوئی
میں جیسا جان توں لیلی ہوئی
میں جیسا جان توں لیلی ہوئی
میں جیسا جان توں لیلی ہوئی
میں جیسا جان توں لیلی ہوئی

ایک عشق کی دینا دیا
 ہاں میں نے دیکھا ہے
 کہ ہونے لگا ہے
 خدا تو دیکھتا ہے
 ہاں میں نے دیکھا ہے
 کہ ہونے لگا ہے
 خدا تو دیکھتا ہے
 ہاں میں نے دیکھا ہے
 کہ ہونے لگا ہے
 خدا تو دیکھتا ہے

کھا قصہ کے اندر میں نے جیب
 وہی آدم صفی اللہ کہا وے
 نجی اللہ کہیں اس کو سر اسر
 خلیل اللہ کہا کہ دوست اکبر
 ذبیح اللہ بولیں اس کو اکثر
 زکریا وہ ہو جاوے فلک پر
 وہی یحییٰ خلق اندر کھلاوے
 کہیں گے سب اُسے یونس برابر
 ہووے ایوب وہ ساتون سہاں
 کہیں یوسف اسے استاد اپنا
 تو مہجائے سمجھ دیکھا اندھارا
 مثل مجنون کے وہ مجنون کسا
 ترک دنیا کو کر گئے کو پھاڑے
 وہ دنیا دین کے گزرے شخص سے
 کہ جس کو عشق کی پیچھے طراوت
 جو کوئی پاوے محبت کے اثر کو
 یہی اسود ہی نرم نرم ہی تیرا

تو عاشق ہو کے گرد بہرہ صوسا
 جو دانہ عشق کا خوش ہو کے کھاوے
 ڈوبے جو عشق کے دریا کے اندر
 عشق کی آگ میں بیٹھے جو جا کر
 رکھے جو عشق کا خنجر گلے پر
 جو آڑ عشق کا کھینکا سر پر
 جو تیغ عشق سے گردن کٹاوے
 رہے جو عشق کی مچھلی کے اندر
 عشق کے مرض جو کھینچے جہان میں
 کرے جو چاہ میں استاد اپنا
 پڑھے عابد اگر قصہ ہمارا
 قصہ پڑھتے ہی وہ عاشق ہو جاوے
 تسبیح توڑ کر دانے کو وارے
 پلک ڈالے کتا ہون کو بغل سے
 وصیت ترک کر چھوڑے تداوت
 وہ جاوے بھوک کر نظم و نثر کو
 ای عبد اللہ عشق کعبہ ہی تیرا

اول سے دین پھر دنیا ملاوے
 جیسے خود دین سے سب ملاوے
 فرق یا سب تو رکھ دیا میں
 جو بولید پوری کہ جہان میں
 یہ عابد جیسا کہ جہان میں
 کسے تو نہیں اس کو نگو
 دنیا میں تو سب کوئی کار کھو
 کسے نہیں اسے قلعہ کھو
 میرے کو دوست سے الگ کر دیا
 قریب تو بولیا سے رکھ تو دیا

قصہ سی و مجنون

او جھٹکے کام سے کچھ تو تیار
 جتنا احمد اور عیسیٰ آں فارم
 جتنا اولاد رکھ صلح خدا یا
 میرا اولاد رکھ سب تو بدار
 تمہارے طالب سب کس سے
 درازی عمری اور نیک سب سے
 میرے پیچھے نہ لگے کوئی اور
 میرے پیچھے نہ لگے کوئی اور
 میرے پیچھے نہ لگے کوئی اور
 میرے پیچھے نہ لگے کوئی اور

۲۶
فصل اول در بیان مشرق و مغرب و شمال و جنوب و احوال این دو عالم و احوال این دو عالم و احوال این دو عالم

محمدؐ کی جو امت ہے اونھوں کو
یقین لاتقسطوانہ نے کہا ہے
اول آسان کرے تو سبکی سکرے
یہ عبادت کی سن تو مٹا جاتے
قبرین روشنی کر مثل ہمتاب
کرین پوشش جہان منکر نکیران
حشر کار و زجب ہو ویگا اظہار
رہے تو پیکر اظہار و دگار
ہو وے میز انکا جب شور اور شا
مجھے سب گھاٹیوں سے پار کر کر
مے سے ہی خطا تجھ سے عطا ہے

لیجا جنت میں تو مولیٰ جسمو نکو
 رکھو امید بخش کی کہا ہی
 یہی درگہ میں ہی میری منہ جات
 طفیل حضرت صاحب کرامات
 طفیل چار یاران آکل و اخصا
 جواب باصواب آوے اسی آن
 رحم کر سکے اوپر تو امی غفتر
 فضل تیرا وہاں ہووے در دگار
 وہاں تو لاج میری رکھ ایغفار
 دلاوے بہشت تو مجھ کو عطا کر
 سر اسر آدمی تو پڑ خطا ہی

الإنسان مركبٌ مع الخطاء والسيئات

میرے دادا نے کیا ایک گنہ جب
اول اوں نے صفی کا نام پایا
خدا فت کا اسی کو تاج بخش
ہوئی جب اک نافرمانی انھوں سے
یہاں دم مار نیکی جا نہیں ہی

حکم آیا مکمل تو بہشت سے اب
حکم قدسیوں کے سین سجید کیا آیا
تخت تو صدرِ جنت کا تو جنت
کیا خارج او سے جنت بریں
کرے گرفتار تو کچھ دُشمن ہیں ہی

عبادت کے لئے جو کچھ ہے
 فضل کی بات سے وہ کچھ ہے
 دعا و رسم علی کی بات سے
 کہیں آرام و خوشی سے
 عسل میسر سے کہیں
 غفلت جاری عند کھانا پکیر
 فضل کا حرفہ لانا نازل ہو

قصیدہ مومنوں

[illegible]

کے لئے معلوم و کتب لفظی کو
 اہمیت حاصل ہے اور اس کی افکار کو
 وہاں سے تو نہیں لے سکتے ہیں
 بلکہ ان کے لئے یہ بھی ضروری
 ہے کہ ان کے لئے یہ بھی ضروری
 ہے کہ ان کے لئے یہ بھی ضروری
 ہے کہ ان کے لئے یہ بھی ضروری

ہو تو بیت نازل شان جیسا کہ اس میں ہے
 کہ حضرت یحییٰ بن یوسف علیہ السلام نے
 کہا کہ میں نے اپنے والد کو یہ نصیحت کی
 کہ اگر میں مر جاؤں تو میرے بعد تم کو
 میری جگہ پر بیٹھنا ہے اور میری جگہ پر
 بیٹھ کر میری جگہ پر بیٹھنا ہے اور
 میری جگہ پر بیٹھنا ہے اور میری جگہ پر
 بیٹھنا ہے اور میری جگہ پر بیٹھنا ہے

عدل کرتا میرے پر یا اسے
 یہی ہی عدل میرا سن ای کامل
 جتا سو یا تھا تو پتھر کے اوپر
 عرض یونکی سواں بزرگ نے برحق
 فضل درکار ہی تیرا ای غفار
 بخش تقصیر کو میرے سر پر
 فضل کر کے خدائے تبار
 فضل مانگو ہمیشہ تم خدا سے
 کہ بے پروا خدا ہی یار جانی
 بزان اک دوسری بھی یاد آئی
 سنار اوی سے یون بین روئے
 محمد ایک دن تھے گھر میں بیٹھے
 عرض خدمت میں بی بی کیا یو
 سنا و حق جو بے پروا ہی بالا
 کہا حضرت نے تم پوچھو نہ بی بی
 بچہ ہو کے حضرت نے یون بچہ

فضل میں چاہتا تھو اسے
 نہیں تجھ پر ظلم بیگا ای فضل
 اتار ہے تو دے چھاتی کے اوپر
 کہ بیگا جن وان کا تو خالق
 کہ میں بندہ سو تیرا ہوں گنہگار
 اوٹھا سیتے میرے تو یہہ پتھر
 ہو ایہ فضل حق کا آشکارا
 رہو تاج محمد مصطفیٰ کے
 کہ یہہ ہی بات او کی سن بیانی
 موافق او کے بھی دل آئی
 کہی مجھے اونے ایسی حکایت
 صدیقہ عایشہ کے بر میں لیٹے
 کہ یا حضرت کہو یہہ بات مجھ کو
 بناؤ مجھ کو معنی ہمیشہ الا
 یہہ معنی ہونگے اوٹھنا بات فقیر
 زبان پاک سے یہہ حرف کھولے

وَمَا أَوْفَيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا

قصیدہ و مجنون

ہوئی
 نسل

میں نے اپنے آپ کو اس کی طرف سے دیکھا ہے
 میں نے اپنے آپ کو اس کی طرف سے دیکھا ہے
 میں نے اپنے آپ کو اس کی طرف سے دیکھا ہے
 میں نے اپنے آپ کو اس کی طرف سے دیکھا ہے
 میں نے اپنے آپ کو اس کی طرف سے دیکھا ہے
 میں نے اپنے آپ کو اس کی طرف سے دیکھا ہے
 میں نے اپنے آپ کو اس کی طرف سے دیکھا ہے
 میں نے اپنے آپ کو اس کی طرف سے دیکھا ہے
 میں نے اپنے آپ کو اس کی طرف سے دیکھا ہے
 میں نے اپنے آپ کو اس کی طرف سے دیکھا ہے

نہیں ایسی آیات تھیں خبر اوقاضی لگا کہنے یوں چورست اول ہی انا زین کو تو مان	تو کسطور کہو یا ہی اپنی عمر وہ کسی ہی آیت کہو بجکوبات کو اکب و حفظ یقین سے توجا
--	---

اَنَا زَيْنَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا بِزَيْنَةِ اَلْكَوَاكِبِ

یہ آیت دویم کے تو معنی ہیں بھی واکس و القمر اور والنجوم	بروجا وزینا للنظرین مسخرات بامرہ دیر اسمین فہم
--	---

وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ الْمُسْتَقَرَّةُ بِالْأَفْجَاءِ

ہی واکس مجری چہارم کہا پنجم لایعلمون کا ہیگا جواب ششم لاشمس منبغی سن کہا ہشتم والسمائے ذات البروج اس آیات سے تجکو انکار ہی قاضی نے یہ آیت سنی چورست وہ عاجز ہوا بہت اور لاجواب کہا دین قاضی سنو ایک بات بزان یوں کہا سن تو عیار چور نجومی تو ہی سب سمجھتا حسنا	تو سن کان دھر مستقر تھا عدد اسنین آسی ہی والمساب بھی ان تد رک القمر مفت تم کہا کر اپنے بدن سے تو کپڑے خرچ جہا نہیں تجھے کون قاضی کہے ہوا بہت حیران پہچان سے لرز نے لگا دل میں وہ عجیب اسے کام کیا آیتوں کے ہی ست کہ چوبیس رکھتا بہت ہی تیزو میرے سوال کا دیتو زودی جواب
---	--

وہ قاضی کے لئے ہی زون
 حدیث ایک ہی کے لئے
 حدیث ایک ہی کے لئے
 حدیث ایک ہی کے لئے
 حدیث ایک ہی کے لئے
 حدیث ایک ہی کے لئے
 حدیث ایک ہی کے لئے
 حدیث ایک ہی کے لئے
 حدیث ایک ہی کے لئے
 حدیث ایک ہی کے لئے

اول دیکھا انا نصیب کوئی یقین
 کہ کوئی کوئی تو ہی سے طری
 وہ دیکھ لے گا جس کی بات
 اس کو فوج دین کی بات
 اس کو فوج دین کی بات
 اس کو فوج دین کی بات
 اس کو فوج دین کی بات
 اس کو فوج دین کی بات
 اس کو فوج دین کی بات
 اس کو فوج دین کی بات

وہ قاضی نے یہ آیت سنی چورست
 وہ عاجز ہوا بہت اور لاجواب
 کہا دین قاضی سنو ایک بات
 بزان یوں کہا سن تو عیار چور
 نجومی تو ہی سب سمجھتا حسنا

<p>عالمی دارالتحقیق اسلامیہ دارالعلوم دیوبند</p>	
<p>ہدایتِ نبویؐ اور نبیؐ کی تعلیم</p>	
<p>الْمُسْلِمُونَ مِنْ سُلْطَانِ الْمُسْلِمُونَ</p>	
<p>جو فرماتے ہیں رسولِ خدا</p>	<p>مسلمان ہیں اسکو کرنا داد</p>
<p>جو المسلم من مسلمان کہے</p>	<p>ہی المسلمون اللسانی کہے</p>
<p>مسلمان وہ جو مسلمان کو</p>	<p>نہ آزار دے کس بھی انسانکو</p>
<p>نبولے زبان سے کچھ اسکے تئیں</p>	<p>جو بولے تھے حضرت سوبو لاہو تئیں</p>
<p>یہی بات سن چور قاضی کیتین</p>	<p>لگا بولنے چور قاضی کے تئیں</p>
<p>خدا بولتا ہی سو قرآن میں</p>	<p>ہی آیہ عجب وہ میر ہیا تئیں</p>
<p>سو میں بولتا ہوں تیریکو ابھی</p>	<p>و تکلما ایہیم کہا ہی رتی</p>
<p>وَكَلَّمْنَا آيِدِيَهُمْ وَقَسَدًا أَرْجُلَهُمْ مَا كَانُوا</p>	
<p>تو فرما قیامت کیتین دست</p>	<p>ڈیوینکے کو اسی خدا پاس آ</p>
<p>میں بیٹھا تھا اپنے جنگل کیمیا</p>	<p>تو اگر پڑ امیرے جنگل جہان</p>
<p>میں کچھ تجکو گھر سے تولا یہیں</p>	<p>تجھے لاکے جنگل میں ڈال نہیں</p>
<p>شتابی اوتا رہا اپنے جا کیتین</p>	<p>مجھے دیر ہوتی ہی جا کیتین</p>
<p>قاضی نے کہا تو نہ دے جگہ ریج</p>	<p>کہ دیتا ہی آدم کیتین دیور ریج</p>
<p>تو ہی بھوت جن یا بلا ہی سوبو</p>	<p>حقیقت تیری کہہ سبھی مجھے کھول</p>
<p>کہا چور اسوقت قاضی کو یوں</p>	<p>اگر دیو میں ہوں کافر ہی توں</p>

لگا بولنے چور قاضی کیتین
 کہی ایجابی من الایمان جان
 آجیہ من الایمان
 جاب کونین و سولہ ایمان
 نبین جسکو ایمان نہ تئیں
 کہا چور قاضی کیتین
 یوں فرماتے ہیں رسولِ خدا
 قصہ چور قاضی
 جاب بیچ روز کوئے نے سوبو
 جیکہ کہہ توڑی جات شج
 آجیہ استعظم الزون
 شمر نبی رکھنا اپنی کامین
 جی نقصان روزی اسر کچھ
 علامہ کان بولنے چور
 تو سن کان بولنے چور
 جی قاضی کیتین
 کہی ایجابی من الایمان جان
 آجیہ من الایمان
 جاب کونین و سولہ ایمان
 نبین جسکو ایمان نہ تئیں
 کہا چور قاضی کیتین
 یوں فرماتے ہیں رسولِ خدا
 قصہ چور قاضی

۱۶
 قاضی کی یہ نہ کر کام تو
 خدا روزی دیو کا کون
 ای پورے اس سے قاضی کون
 لگا پورے اس سے قاضی کون
 علی کہ اسے قاضی کون
 قاضی کون
 کہ روزی تھاری ہی اسان کون
 دی آیت اسی دیکھ جان تو
 اگر اس اوپر تو علی کون
 نہ رہے

تو غصہ کرے مجھ پر وہ ذوالجلال
 رحم کیوں کر نہیں ہوں مفسد
 ایسا سائیں کیا تجھ کھڑا
 اکیلا آج گھر سے تو آیا ہی کیوں
 کہی اک رباعی لے خوب تر
 کسی کا مدگار ہوتا نہیں
 بھلی پنڈھیں اسکے تین کام کیا
 سمجھ دہیں بولا ہونیں تجھ کو
 تجھے چھوڑ مجھ پر کیوں رحمت کرو
 تو کہ کام اپنا قرآن سے سدا
 آپسکے وہ شیریں فرقان میں
 کہ درجات کہتا ہوں میں اس کو تو

اگر رحم تمیز کر وں میں اتال
قوی گری تو مال رکھتا بہت
میں بھوکا ہوں ہی پیٹ تھلا
میں کس طور تک بوا بھی چھوڑ دنا
اوٹھا شور کر چو ر قاضی اوپر
جو بدکار ہو وے سوڈر تانہیں
جو جابل اچھے اسکا ہی نام کیا
جو ہی مجھ کئے سونہیں کسکے پاس
کہ بھوکا ہوں میں اور رکھتا ہی تو
کہتا ہی قاضی نے بندہ خدا
کہ کہتا ہی اسطور خالق جہان
کہے والدین او توو العلم او

وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ

یہی بات سن چوریوں کر کہے
خدا اوسکا بہتر جو شاہد رہے
گو یہ سبکو میگی جہنی ایک ماٹے
دے جامہ شتابی سے اسبات

علم جو پڑھے اوسکا درجائی ہے
جو عالم بنفس واحد سو کہے
جتنے حکماں سب میں آپس میں بھا
تو میرا میں تیرا تو مت کر فخر

ای
نمبر ۱۲

فَلْهَذَا لَمْ يَتَّخِذُوا آيَاتِنَا
كَرَاهًا بَعْدَ أَنْ كَانَتْ مُبِينًا
وَجَبَّالٌ جَمْعُ مَا لَا يُنْفَكُ
مِنْ مَوْجُوهُوَ ذُو الْوُجُوهِ

تفسیر ۱۲

ای قاضی خدا تجھ سے بیزاری
سو جس شہر اندر رہو تو ہم ہدام
ای قاضی تو عالم کہلا کر اتال
جدیثو کا حضرت کے کرتا خلافت

خلافت کو مجھ سے بھی آزار ہی
 جلے شہر فی الحال وہ سب تمام
 شریعت میں کس دلت چلتا ہی چلا
 نبی آپ بولے حدیث ایک ضابطہ

نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ

وہ کہتا ہے کہ حسین عمل نیک ہی
عمل نیک تمہیں نہ دے گا اب ایک
وہ قاضی لگا ہونے چورسون
بہتر چور قاضی کو بولاشا
ہو اجماع یہ لازم کہ تیرا بس
مجھے اب وہاں تو مفسد کا نام
خدا نے یہ آیت و باجج ایک

ہمیشہ خدا کے وہ نئے دیک ہی
تجھے کیون کہو نہیں قاضی ہی نیک
ای مفسد و بدکار مجھے بول توں
مجھے اب تو بولا ہی مفسد عتاب
بیوَن تجھے خچر کہوَن تجھے نراس
کہ مفسد سے ہرگز نہو نیک کام
جو مفسد کی حقین کیا ہی سو دیکھے

إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِلُّ عَمَلُ الْمُفْسِدِينَ

عمل نیک مفید ہے ہو ویگا کب
وہ قاضی لگا بولنے چور ساتھ
بیابان جنگل میں پھر تا ہی تو
مجھے دیکھتے سب ہمیشہ سے چور

اسی دہات آیت یہ بولا ہی رہا
حکایت کہوں تجھ کو سن میری بات
بلاؤں سے ہرگز نہ ڈرتا ہی تو
تو پھر تا ہی ہر روز سب کے حضور

اَقْمُوا

کیا تو قاضی کو پھر کر پوچھو کہ میں نے تم کو کس چیز سے روکا ہے؟
 اس نے کہا کہ میں نے تم کو اس سے روکا ہے کہ تم نے میری دعا کو مانا ہے اور میری دعا کے بغیر تم کو کس چیز سے روکا ہے؟
 اس نے کہا کہ میں نے تم کو اس سے روکا ہے کہ تم نے میری دعا کو مانا ہے اور میری دعا کے بغیر تم کو کس چیز سے روکا ہے؟
 اس نے کہا کہ میں نے تم کو اس سے روکا ہے کہ تم نے میری دعا کو مانا ہے اور میری دعا کے بغیر تم کو کس چیز سے روکا ہے؟

اتَّقُوا دَعْوَةَ الظُّلُمِ وَلَوْ كَانَتْ كَافِرًا
 اگر کوئی کافر یا مومن ستم
 خدا اور کسی دعوت کو کرے تا قبول
 میں مظلوم ہوں اور ظالم ہی تو
 لگا چور کہنے کو قاضی سنگات
 لگا چور قاضی سے کرنے کلام
 میرے سب گزے کو کہ یکا معاف
 کرے معاف مجھ کو تو ہی ذوالجلال
 میں فرمائے یونکر خدا کے رسول

ستم اور ستم اور پر کرے ناسرے
 یوں فرمائے میں نے خدا کے رسول
 تو کر خوف ایچو مظلوم سون
 پڑ ہوش قاضی میری سن تو با
 خدا اپنا غفار کہتا ہی نام
 فضل سے کر یکا مجھے پاک صاف
 اگر ماسے پڑے تو ایند تعال
 امی قاضی تو کر جان و دے قبول

وہ قاضی کی دعا مانا ہے اور میری دعا کے بغیر تم کو کس چیز سے روکا ہے؟
 اس نے کہا کہ میں نے تم کو اس سے روکا ہے کہ تم نے میری دعا کو مانا ہے اور میری دعا کے بغیر تم کو کس چیز سے روکا ہے؟
 اس نے کہا کہ میں نے تم کو اس سے روکا ہے کہ تم نے میری دعا کو مانا ہے اور میری دعا کے بغیر تم کو کس چیز سے روکا ہے؟
 اس نے کہا کہ میں نے تم کو اس سے روکا ہے کہ تم نے میری دعا کو مانا ہے اور میری دعا کے بغیر تم کو کس چیز سے روکا ہے؟

جَفَّ الْقَلَمُ لَهَا هُوَ كَاشِفُ
 قلم نے لکھا وہ جو فرمایا رب
 بے ان خوف تھا کچھ و اندر صیب
 نصیبو نہیں تیرے لکھا تھا یہی
 میرے ساتھ محبت امی قاضی نکر
 لگا بولنے چور قاضی کے ساتھ
 یہ کہ کیا کام پڑا ہی تو اپنے ساتھ
 نہ ہو وگی برکت بھی مگر گز گئی

وہ فارغ ہوا اور اسودہ سب
 لکھا رب کہا یوں خدا کا حبیب
 کہ یکدن تیرا گھوڑا جاوے بھی
 مجھے دیتو جاوے شرم کچھ نہ کر
 ارے بیکر شرم میری ایک بات
 نہ لکھا تا کیوں روزی ملال ہے اتھ
 مجھے چھوڑ جل جاہیات سے بھی

اس نے کہا کہ میں نے تم کو اس سے روکا ہے کہ تم نے میری دعا کو مانا ہے اور میری دعا کے بغیر تم کو کس چیز سے روکا ہے؟
 اس نے کہا کہ میں نے تم کو اس سے روکا ہے کہ تم نے میری دعا کو مانا ہے اور میری دعا کے بغیر تم کو کس چیز سے روکا ہے؟
 اس نے کہا کہ میں نے تم کو اس سے روکا ہے کہ تم نے میری دعا کو مانا ہے اور میری دعا کے بغیر تم کو کس چیز سے روکا ہے؟
 اس نے کہا کہ میں نے تم کو اس سے روکا ہے کہ تم نے میری دعا کو مانا ہے اور میری دعا کے بغیر تم کو کس چیز سے روکا ہے؟

کیا تو قاضی کو پھر کر پوچھو کہ میں نے تم کو کس چیز سے روکا ہے؟
 اس نے کہا کہ میں نے تم کو اس سے روکا ہے کہ تم نے میری دعا کو مانا ہے اور میری دعا کے بغیر تم کو کس چیز سے روکا ہے؟
 اس نے کہا کہ میں نے تم کو اس سے روکا ہے کہ تم نے میری دعا کو مانا ہے اور میری دعا کے بغیر تم کو کس چیز سے روکا ہے؟
 اس نے کہا کہ میں نے تم کو اس سے روکا ہے کہ تم نے میری دعا کو مانا ہے اور میری دعا کے بغیر تم کو کس چیز سے روکا ہے؟

عین فیہ کتبہ فی الجبل
عین فیہ کتبہ فی الجبل
عین فیہ کتبہ فی الجبل

عین فیہ کتبہ فی الجبل
عین فیہ کتبہ فی الجبل
عین فیہ کتبہ فی الجبل

عین فیہ کتبہ فی الجبل
عین فیہ کتبہ فی الجبل
عین فیہ کتبہ فی الجبل

دے گھوڑا او کپڑے تیرے تو تمام
جمع کر کے کپڑے تو پہنا حلال
ہی برکت مجھے سن بہت بیشمار
بھی قاضی چورین چھوڑتا
ای بدکار بد چال سٹ پو خیال
مجھے کیوں کیا ہی گرفتارتو
حدیثان دیلو مکے لایا ہی سات
وہ قاضی کو تب چور بولا پکار
اپن خوف خصلت کا ہو کر مجھے
تو بدبخت کہتا ہی انکار سون
تو کل میرا ہی خدا پرست م
یہ کہہ کر سو فی الحال قاضی اونر
میرا بدغ خوش طور ہی دیکھلو
مجھے اس ٹھکانے یو سارا لباس
لگا چور کہنے امی قاضی شریف
برابر تیرے بارغ میں آؤں گا
پکڑ مجھ کو باندھینگے تیرے غلام

شتابی سے قاضی مجھے لا کلام
بزودی دے مجھ کو قاضی نکال
کئی روز گھر بیٹھ کھاؤں قرار
عجب سنگ دل ہی کہو نہیں تو کیا
مجھے کیوں کیا تو پریشان حال
مجھے کیوں کیا ہی بہت خوار تو
تو ہر وقت کرتا ہی رد میری بات
میرے فعل بد بخت ہوئے آشکار
کیا ہی تو بدکار کیا کہوں تجھے
کر اندیشہ قاضی ہشیار توں
تو کل میں میرا ہی ہر صبح و شام
لگا کہنے سارق کو ہو بے خطر
چل سب غمین ہم جائیں دونو
دون گھوڑا او کپڑا دگر پتیا س
دغا دیکے ہو گا تو میرا حریف
پکڑنے غلام کو کوسرے مانے گا
بھی کٹواؤ گے ہاتھ میرے تمام

عین فیہ کتبہ فی الجبل
عین فیہ کتبہ فی الجبل
عین فیہ کتبہ فی الجبل

عین فیہ کتبہ فی الجبل
عین فیہ کتبہ فی الجبل
عین فیہ کتبہ فی الجبل

عین فیہ کتبہ فی الجبل
عین فیہ کتبہ فی الجبل
عین فیہ کتبہ فی الجبل

میرے پاس سے میری تیری کیا عرض ہی
 تیرے پاس سے میں گیا آج رات
 لکھا دیکھتا ہوں میں تیرا حساب
 روایت میں آیا یہ میری نظر
 شنہا ہی وہ جد میرے سر
 وہ کہ تے روایت نبی خاص سے
 تیری زن برادر بھی بین غلام
 وہ سننے سے دلین ہوا تب جمل
 گلے ہاتھ اور پاؤں شرمندہ ہو
 تیرا کام کیا ہی تو کہہ مجھ سنگ
 اپسکا کیا میں سر ایک خاص
 کیا معاف اس سے مجھے کینزار
 مٹے فکر میرا ہی ہو دل قرار
 لرز نے لگا اور بدن تھر تھرا
 شہر بیچ اپنا کر یگا غلام
 یہ ہی قرض مجھ پر کیا قرار
 تیرے میرا غرض ہی نیکم

کہا چور قاضی کو کیا عرض ہی
 لگا چور کہنے کو قاضی سنگات
 مطالع کیا کھول کر یک کتاب
 میرے جد دیکھا ہوں میں دو نظر
 روایت جو کہ تا ہی میرا پدر
 میرا جد شنہا بن عباس سے
 کہ تو اور اولاد تیرا ہی تمام
 وہ قاضی بچا رہ پریشان دل
 پکڑ غمہ میں انگلی فکر مند ہو
 وہ قاضی لگا بولنے چور سات
 لگا بولنے چور قاضی کے پاس
 مقرر دریم او کے چاس ہزار
 ادا کر مجھے تیس پر نو ہزار
 کیا دلین اندیشہ اور وہ ڈرا
 مجھے دے ادا اور کروں سب تمام
 اما ایک کم مجھ کو جانیس ہزار
 اگر و سکونین دو میں زیور تمام

میرے پاس سے میری تیری کیا عرض ہی
 تیرے پاس سے میں گیا آج رات
 لکھا دیکھتا ہوں میں تیرا حساب
 روایت میں آیا یہ میری نظر
 شنہا ہی وہ جد میرے سر
 وہ کہ تے روایت نبی خاص سے
 تیری زن برادر بھی بین غلام
 وہ سننے سے دلین ہوا تب جمل
 گلے ہاتھ اور پاؤں شرمندہ ہو
 تیرا کام کیا ہی تو کہہ مجھ سنگ
 اپسکا کیا میں سر ایک خاص
 کیا معاف اس سے مجھے کینزار
 مٹے فکر میرا ہی ہو دل قرار
 لرز نے لگا اور بدن تھر تھرا
 شہر بیچ اپنا کر یگا غلام
 یہ ہی قرض مجھ پر کیا قرار
 تیرے میرا غرض ہی نیکم

حکایت میں جو قاضی کا بیان
 بیان ایک قاضی کا کہ
 نہ ہوں قاضی کا کہ
 نہ ہوں قاضی کا کہ
 نہ ہوں قاضی کا کہ
 نہ ہوں قاضی کا کہ
 نہ ہوں قاضی کا کہ
 نہ ہوں قاضی کا کہ
 نہ ہوں قاضی کا کہ
 نہ ہوں قاضی کا کہ

قصہ چور قاضی

میرا کا آج آج ہی ایک
 میرا کا آج آج ہی ایک
 میرا کا آج آج ہی ایک
 میرا کا آج آج ہی ایک
 میرا کا آج آج ہی ایک
 میرا کا آج آج ہی ایک
 میرا کا آج آج ہی ایک
 میرا کا آج آج ہی ایک
 میرا کا آج آج ہی ایک
 میرا کا آج آج ہی ایک

ایک دن ایک قاضی کو چور نے
 ایک دن ایک قاضی کو چور نے
 ایک دن ایک قاضی کو چور نے
 ایک دن ایک قاضی کو چور نے
 ایک دن ایک قاضی کو چور نے
 ایک دن ایک قاضی کو چور نے
 ایک دن ایک قاضی کو چور نے
 ایک دن ایک قاضی کو چور نے
 ایک دن ایک قاضی کو چور نے
 ایک دن ایک قاضی کو چور نے

اوٹھا پاؤں جانے لگا جس وقت
کہ پھر شام کو یہاں پہ آؤ ضرور
اگر آؤ تم میں ہمارے نصیب
کہا چور نے با چشم آؤں گا
گیان گذر کر ہوا وقت شام
سلام علیکم علیک السلام
بزنہ ان پھر گئے وہ اپنی کہیں کھام
قاضی کھول کیا خود دیکھا ہی بیچ
قاضی بولے تب چور سے یو جواب
کیا ہاتھ لسنہا تبھی چور او
دو مردے اوسنے قاضی کے گھر
قاضی نے کہا تجھ کو شاہش ہی
کہا چور نے یوں سو قاضی کہتین
میں حصہ کھا ہوں سو بھی را کھ تو
کہا چور پر تب یو قاضی سوال
دے جا آدم میں وہ مرغ ڈال
کہا چور نے سن میں کہتا ہوں آ

قاضی نے کہا اک سخن او وقت
شفقت میں پر رکھو تم ضرور
کہ وہ بریانی کہ ہم میں غریب
جو فرماو گے وہ بجا لاؤں گا
آیا پھر کے وہ چوہی صورت نام
بیٹھے جا کے سند یہ جہا تھا مقام
رکھے خوان سفر سے پر لاکر طعام
مرغ بین دہر چار اسخو انکے سچ
کہ واسکے حصے برابر شتاب
لے خوامین سے اونے مرغ دو
یہی دیکھ قاضی اوٹھا بو لکر
کیا تو جو حصہ تو سب راست ہا
میں بوجھا لگا ہو برے تیرے تین
تیرے دلین اندیشہ کر دیکھ تو
کہ تھا راست اسکو کہوں کیا بھلا
وہ مرغی رکھی آئے یہاں اتال
حکیم مومنین حصے کے کر نہیں آ

فقیر روقی

سچی

سختیات عورتیں جب سوانہ
زندگی میں پہنچتی ہیں تو
ان کے دل میں سوچا جاتا ہے
کہ میں کیسے اپنے شوهر سے
میں کیسے اپنے شوهر سے
میں کیسے اپنے شوهر سے

وہ بھی جو عورتیں ہیں
جن کے شوہر ان کے لیے
میں کیسے اپنے شوهر سے
میں کیسے اپنے شوہر سے
میں کیسے اپنے شوہر سے

یہ بھی ہے جو عورتیں ہیں
جن کے شوہر ان کے لیے
میں کیسے اپنے شوہر سے
میں کیسے اپنے شوہر سے
میں کیسے اپنے شوہر سے

قصہ چور و قاضی کا کیا تمام	دروان محمد پر بولو سلام
تمام ہوا قصہ	قلم سے محمد کے لکھا گیا
شروع قصہ تنبولی کی عورت کا	حمایت سے حاجی کی چھ یا گیا
بسم اللہ الرحمن الرحیم	

یہ قصہ تنبولی اور تنبول کا حسن ہے مرد سے قریب کیا اور غیر مرد پر فریفتہ ہو کر ایسا گھر
برباد کیا اور مرد کی زیر چیلر کئی تنبولی اس معاملہ میں حیران و سرگردان رہا لہذا کوئی
ترکیب سود مند نہ ہوئی آخر کار شوہر کے دام میں نہ آئی اپنی بالکونہا کر ختم کو پریشان کیا
اور آپ ایک خوب کامیاب کر کے پاک و صاف ہو گئی اور ہرگز نہ بدست مرد نہ رہا

تھوٹ کا قصہ ہوا اب شروع	ابستد امی قصہ ہمیں است
کہا اس طرح کا اونے چرت ایک	کسی سحرے نے کیا جو رجوع
وہ کہتا ہی ایسا شہودھر کے کا	نہیں ماننے بات اسکی جونیک
کسی شہر میں کوئی جوان مرد تھا	کہ تھی ایک عورت حسین وجوان
ہمیشہ اسے گھر میں فاقے پر رہا	بڑا مفلسی کا اسے درد تھا
کہا اسکو عورت نے اسی مہربان	اپس گھر میں جو و جسم نہ مٹ رہا
کوئی جا پہنچ کر تو کرے نوکری	میرے سر پہ والی تو جگہ کمیان
	تو اس سے میرے دیکھو ہو دہری

یہ بھی ہے جو عورتیں ہیں
جن کے شوہر ان کے لیے
میں کیسے اپنے شوہر سے
میں کیسے اپنے شوہر سے
میں کیسے اپنے شوہر سے

کہ جسوقت خاوند پو تیرا سنے
کہانا زمین نے تمہی یوں سخن
کہ گھر سے تو نکلے توکل او پر
خدا پر توکل کیا ہی دھن
جو انمرد سب بات پر ہو قوی
جوانی میں وہ خوب شیر تھا
ہوا ایک دل تب سود و نومینے
کیا ذوق و دنون نے مل ایکٹھا
اوک ذوق و دنون فارغ ہو گئے
کیا ایک دیگر سے یونکر کلام
وہ عورت نے دی لاکے دس اشرفی
وہ دی پانچ بیڑ کہ کھا میاں
بیہ سب بات و سکو تو ظاہر کرو
اگر تجھ سے پوچھے کہو ساری بات
اونے آج میری ضیافت کیا
بزان پانکے پانچ بیڑے دیا
کہی مجھ کو کل کو بھی تم آئیو

کہیو کیا تیرے پر میرے پر بنے
کہ سب بات میں ڈر کیا ہی تمن
تم نہ رکھنا ہی خوف خطہ
سبھی شکلاں حل کیا ہی او
لگا بولنے اوس سنا بان بھی
بڑا شوخ بیباک طہار تھا
ہوئے متفق تب سے دونوں جتنے
کہی تب وہ عورت کہ ای نگسار
اپس میں دونوں آپ نعین ہو گئے
کہیں عیش و عشرت آپس میں دلم
جو انمرد کے ہاتھ میں لار کھی
ابھی جاؤ دوکان چم شتاب
خصم پاس میرا مانت دھرو
کہ معشوق میرے لگا ایک ہات
پہچھے لاکے مجھے تھڑر رکھ دیا
پہر میں بھی نہ کر خوشی سے کہا
کہ ہر روز مجھ ساتھ مل جائیو

جسوقت خاوند پو تیرا سنے
کہانا زمین نے تمہی یوں سخن
کہ گھر سے تو نکلے توکل او پر
خدا پر توکل کیا ہی دھن
جو انمرد سب بات پر ہو قوی
جوانی میں وہ خوب شیر تھا
ہوا ایک دل تب سود و نومینے
کیا ذوق و دنون نے مل ایکٹھا
اوک ذوق و دنون فارغ ہو گئے
کیا ایک دیگر سے یونکر کلام
وہ عورت نے دی لاکے دس اشرفی
وہ دی پانچ بیڑ کہ کھا میاں
بیہ سب بات و سکو تو ظاہر کرو
اگر تجھ سے پوچھے کہو ساری بات
اونے آج میری ضیافت کیا
بزان پانکے پانچ بیڑے دیا
کہی مجھ کو کل کو بھی تم آئیو

قصہ بیک عورت

نبوی پس دین چان ہوا
یہ فکر دین کہ یہ کیا ہوا
بہر حال یہ تھا کہ اموش کہ
وہ روز کو اپنے ہاتھ میں
اوس روز اوسے کیا درگزر
کیا اسکو دین کہ گھٹکے
گیا دن گذر کہ ہوا وقت
پہچھے لاکے مجھے تھڑر رکھ دیا
پہر میں بھی نہ کر خوشی سے کہا
کہ ہر روز مجھ ساتھ مل جائیو

نبوی

یہاں سے جا کر وہ زینت کے لئے اپنے مکان
لے آیا اور وہ زینت کے لئے اپنے مکان
لے آیا اور وہ زینت کے لئے اپنے مکان
لے آیا اور وہ زینت کے لئے اپنے مکان

کہی او سکواب اٹھ ای سیر پیا
جو انکو اتاری ہی پانی اندر
رکھا او سکے سر پر نہ پونکر کہا
اپکو توطا ہر نہ ہرگز کرو
بھروسا او سے تھا کہ ہی اس منے
فکر کر کے اپنے وہ دلین ظن
وہ چاہا کہ چھلے کو مارون نشا
کمر کے جو اہرنگی کھول نے
یہہ تر تاسو چھٹا تماشا بڑا
شعاعت عجب یہہ بوقت جفا
کمان تیر دے اب سیر کا تھہ من
یہہ چھلے کو پھوڑے ہی پھمین بجا
کیا پار ہو کر سو دیوار سون
حویلی سے آہین چلا نہہ چڑھا
بٹھا باہت پیار سے یار کو
خدا کے گرم بن نہیں کچھ شمار
چلی یکے خلوت منے پیار سے

وہ مارنے نے ایسا مکر پھر کیا
پکڑا تھہ او سکاجلی حوض پر
وہ چھلے او تھانیم تر بوز کا
اوسی حوض اندر سو پھر تا پھر و
لگا دیکھنے کو وہ صندوق بین
ویکین نہ پایا وہاں بھی حریف
یہاں تھہ میں تب وہ تیر و کمان
اوسی وقت ناری لگی بولنے
کہ یہہ خیال کہاں سے بچھے پڑا
سے مارنے میں نہیں کچھ اچھا
اگر چہ بوس ہو تیرے دل منے
نشانہ لگاتی ہوں میں اسو جا
ایسا کیلے مارا نے تیر کوں
اسی مرد کو دیکھ غصت چڑھا
لائی بعد او سکے آپس یار کو
لگی بولنے ای میرے ٹنگار
خدا نے بجا یا بڑی مار سے

میں نے اسے دیکھ دین لکھا
میں نے اسے دیکھ دین لکھا
میں نے اسے دیکھ دین لکھا
میں نے اسے دیکھ دین لکھا

میں نے اسے دیکھ دین لکھا
میں نے اسے دیکھ دین لکھا
میں نے اسے دیکھ دین لکھا
میں نے اسے دیکھ دین لکھا

میں نے اسے دیکھ دین لکھا
میں نے اسے دیکھ دین لکھا
میں نے اسے دیکھ دین لکھا
میں نے اسے دیکھ دین لکھا

کہ جو ان میں سے کسی کو روکنا ہو
 کہ جو ان میں سے کسی کو روکنا ہو
 کہ جو ان میں سے کسی کو روکنا ہو
 کہ جو ان میں سے کسی کو روکنا ہو

<p>جوان نے حقیقت کو ظاہر کیا اوشا ایک آخر سخن بول کر لگی بولنے تب وہ بچات سب کہا بات کہتا ہوں نہیں خواب کی کہ ظاہر میں یہ بات کیوں ہو سکے وہ عورت اوشا بول بچات کو نہیں اس جو انکو کبھی جانتی اسیکے کہے پر میں خدمت کری میری امی عزیز وہی تقصیر کیا تنہوئی کو بچات نے یوں کہا ایسی باتیں سن کر تو کہتا عجب وہ بچات اوشا چلی گھڑتین کئی دن خوشی ساتھ گزرا وہ عورت پٹکاری کہ امی من موہن مٹکا ایک گھوڑا دیا اسکے تین جدا نیگے غصے بھی روز ازار جو انہر دولا کہ امی جان من</p>	<p>بیان بول سکو ہی ماہر کیا بزان آنکھ کھل گئی نہیں کچھ کہ کیا خواب دیکھا ہی یہ غصہ سبھی اسکو جانو تمہیں راستی سبھو کی دونہیں تعجب گئے سنو کان دہر کہ اسی بات کو مرد کے سبب اسکو میں مانتی موئے نے میرے سر پر تہمت بری کہ جھوٹی مجھے آج تہمت دیا کہ معذت خدا کی ہو تجھ پر کیا گھر کو اپنے تو آپن خراب بلا گھر میں لاسی مسافر کیتین رضائے وطن کی چلا اپنے گھر خدا پھر ملاوے ہمیں اور تین کہی یہ سوار کیویتی ہوں میں ہمارا تمھارا خدا ہسیگا یار میں چلتا جدا ہو کے اپنے وطن</p>
---	--

کہ جو ان میں سے کسی کو روکنا ہو
 کہ جو ان میں سے کسی کو روکنا ہو
 کہ جو ان میں سے کسی کو روکنا ہو
 کہ جو ان میں سے کسی کو روکنا ہو

بہت سے شرت پلائے مجھ فہم
کوئی دوا دار و مجھ لاگی نہیں
موت کی دار و نہیں بھر گئے نفسیہ
سیرت حاضر ہو گئی تب ناگہان
دیکھتے اوں کو گیا میں تڑپا
حال میرا ہو گیا بہت ہی حقیر
جب نو دہشت کے مار گئی شک
آنکھ وڑکھو لکر دیکھا بجائے
پاؤں کے ٹخنے بھی ہلنے سے رہے
جیو تو بھاگا پھرے جاو کہاں
آسمان تک پہنچتی میری فغان
موت کی تلخی زبانیں ہی بھون
لاؤں شکر تھا میرا سوتل ملے
جیو لینے ڈرنا دیے سو چھوڑ
گور میں کیا معاملہ مجھ سے ہوا
رات پہلے گور میں کیونکر سو جائے
و کہہ سکھایا دے بھی محکومت

آئنگر حاضر ہوئے سارے حکیم
 ایک تپ کی سوز تو بو جھی نہیں
 بہت دن سرزد رہے سارے کلبیب
 سادہ اس حال سے گزرے جد مان
 چار اسکے ہاتھ تھے پانچ سر
 میرے گل میں آکے ڈالے سوزِ بخیر
 جیو تو حلقوم میں رہ گیا الگ
 سانس بھی مائے سکون سینہ نہڑا
 ہاتھ دونوں پونچھ ملنے سے رہے
 سر کی میرے ٹوٹی جاوینِ رگمان
 گر نہ تھی بند یہ میری زبان
 جیو کے میدانِ سوغنین کئے کہوں
 مار کر تب جیو میرا لے چلے
 مال و زرخرچہ اگر لاکھوں کروڑ
 حضرت علیؑ اسکو پھر کہا
 جب اندھیری گور میں جگمگائے
 کہہ مجھے وہاں دکھ ہوا یا سکھ

[illegible][illegible]

[A large rectangular box containing dense handwritten Persian script.]

بہمن تجکو کہتے ہیں تحقیق بات
 بلی گرسنے گی یہ تیرا کلام
 بلی کا کھانا نہ تو ہے محفل
 سنا ہی بہمن ایک منٹ نوا
 بلی تو اصل سے سنا بڑی
 بلی سے نکر تو لڑ اسی کی بات
 یہ سنکر چوہے نے کہا ای چوہا
 مجھے زور آیا ہی رستم کا اب
 بلی تو بچا کر اسے ہی غریب
 پکڑ اسکو دیکھو تو لانا ہو نہیں
 ملے آج ملی اگر میرے ہاتھ
 فضول بہمن اسحق وہ تھا لافزن
 بڑا بہمن وہ تھا وہاں لہر بہر
 اوسے دیکھتے ہی ہوا زرد رو
 کہ تو بوتا ہی یہ نادان بات
 اصل سے تمھاری مین سلطا ہوں
 گیا کو وہی کئے تب کہا

ستم سے نکر اپنے سر پہ تو گھات
 کرے چوہہ تیرے وہ سبیل تمام
 عین اپنی جان پر کرے بیکار
 بلی سو بلی ہے چوہا سو چوہا
 رہی تھی وہ سنے کو چھپ کر کھڑی
 اوچھل کر وہ پکڑے کرے جو گھٹا
 عجب بیگنا پھوٹا تمھارا ہیا
 ماروں شیر زربھی تو کی ہی عجب
 بچے تو اوسیکے بڑے بہمن نصیب
 نہیں مارا گردن دکھاتا ہو نہیں
 نکاح اوسکا کرنا ہوں کمر سنکا
 بڑا لیکے دریا میں تھا لاف زن
 بیکامک بلی اکھڑی سر اوپر
 کہ اگر کھڑی ہی میرے رو پر
 کھڑا ہو میرے رو پر وہاں مذہم
 دروگہ تمھاری مین درماں ہوں
 وہ اک پاکے اوپر کھڑا ہو رہا

بہمن تجکو کہتے ہیں تحقیق بات
 بلی گرسنے گی یہ تیرا کلام
 بلی کا کھانا نہ تو ہے محفل
 سنا ہی بہمن ایک منٹ نوا
 بلی تو اصل سے سنا بڑی
 بلی سے نکر تو لڑ اسی کی بات
 یہ سنکر چوہے نے کہا ای چوہا
 مجھے زور آیا ہی رستم کا اب
 بلی تو بچا کر اسے ہی غریب
 پکڑ اسکو دیکھو تو لانا ہو نہیں
 ملے آج ملی اگر میرے ہاتھ
 فضول بہمن اسحق وہ تھا لافزن
 بڑا بہمن وہ تھا وہاں لہر بہر
 اوسے دیکھتے ہی ہوا زرد رو
 کہ تو بوتا ہی یہ نادان بات
 اصل سے تمھاری مین سلطا ہوں
 گیا کو وہی کئے تب کہا

بہمن تجکو کہتے ہیں تحقیق بات
 بلی گرسنے گی یہ تیرا کلام
 بلی کا کھانا نہ تو ہے محفل
 سنا ہی بہمن ایک منٹ نوا
 بلی تو اصل سے سنا بڑی
 بلی سے نکر تو لڑ اسی کی بات
 یہ سنکر چوہے نے کہا ای چوہا
 مجھے زور آیا ہی رستم کا اب
 بلی تو بچا کر اسے ہی غریب
 پکڑ اسکو دیکھو تو لانا ہو نہیں
 ملے آج ملی اگر میرے ہاتھ
 فضول بہمن اسحق وہ تھا لافزن
 بڑا بہمن وہ تھا وہاں لہر بہر
 اوسے دیکھتے ہی ہوا زرد رو
 کہ تو بوتا ہی یہ نادان بات
 اصل سے تمھاری مین سلطا ہوں
 گیا کو وہی کئے تب کہا

بہمن تجکو کہتے ہیں تحقیق بات
 بلی گرسنے گی یہ تیرا کلام
 بلی کا کھانا نہ تو ہے محفل
 سنا ہی بہمن ایک منٹ نوا
 بلی تو اصل سے سنا بڑی
 بلی سے نکر تو لڑ اسی کی بات
 یہ سنکر چوہے نے کہا ای چوہا
 مجھے زور آیا ہی رستم کا اب
 بلی تو بچا کر اسے ہی غریب
 پکڑ اسکو دیکھو تو لانا ہو نہیں
 ملے آج ملی اگر میرے ہاتھ
 فضول بہمن اسحق وہ تھا لافزن
 بڑا بہمن وہ تھا وہاں لہر بہر
 اوسے دیکھتے ہی ہوا زرد رو
 کہ تو بوتا ہی یہ نادان بات
 اصل سے تمھاری مین سلطا ہوں
 گیا کو وہی کئے تب کہا

چرٹا تھا مجھے کینف کا جو خمار
تجھے گا بیان میں دیا تھا صاف
میں نشہ میں آیا تھا چکھر رہو
میں نقص مند ہوں بخش تج تو
تو بی بی ہماری میں تیرا غلام
رہو نگا میں خدمت میں تیری دمام
مجھے چھوڑ تجکو بڑا ہی ثواب
مجھے چھوڑ دینا بڑا ہی دھرم
نثر میرا بچے سے کا فور ہو
مجھے چھوڑ تیری کرونگا ثنا
ہنسی سنکے ملی وہ سر کو ہلا
میں کہتی ہوں تجکو آراؤ گنوا
گنہ چھوڑنے کی طرف میں چلی
گنہ کے کہ وہ نہیں نہ زہار کار
گنہ میں کروں اب میں دنیا فنا
نہیں اس جہان میں کوئی جگہ جفا
ہمیشہ خدا کو ہی شکر میں بقا

مجھے اپنے جیو کا تھا کچھ شمار
خدا کیلئے تم کو سب محاف
اوڑا ہی اوس وقت سب رہو
گدا ہونین تیرا میری راج تو
میں اکتھ باندہ خد تین کرتا سلام
جو فرما وچھت کروں دوڑ کام
مجھے اپنی دولت سے کر کامیاب
خدا جگمین تیر کھیگا شرم
پناہ مانگتا اب میں مجبور ہو
تو یوں جان لونڈیکامیری جنا
کیا معاف تجھ کو میں غیبت گلا
ڈراتی ہوں تجھ کو نہ کھاؤنگی مار
ہی خوف خدا سے میری جانچلی
جواول کے بخشے وچرہ و رنگا
مریگا وہ سب جو کہ مانے جنا
نہیں حُر زفا کے کسیکو بقا
سوا اوسکے سب کو تو جاناو فنا

۱۱۹

فکر لطیف دل بھر اسی مضمون
اچھی کئی ٹوٹی سیلای ہو مومن
مضامین میں ہوں کہ غزل و رباعی
اس کا دل جو ابھی دنیا سے دور ہے
کیا وہ فکریں کرتے ہیں جو ان کے
ہیں نہ جتنی باتیں کہتے ہیں اور دیکھتے
کہ اس کی طرف سے کیا چیزیں آتی ہیں۔
ان کو بھی یہ سب یاد نہیں رہتا، لیکن

قسط نمبر ۱ اور ۲ کا

۱۔ ہر سال کے موسم بارش
 اور موسم خشک میں
 پانی کی سطح میں
 فرق چھوڑا دے گا
 ۲۔ ہر سال کے موسم بارش
 اور موسم خشک میں
 پانی کی سطح میں
 فرق چھوڑا دے گا

[illegible]

مجھے دونو جہانیں سُرخ و رکھ
سخن کے بحر میں رکھ مجھکو پیراک
میری تیغ زبانونگہاں جس دے
مجھے ملک سخن کا بخش وہیم
مجھے باغ سخن کا باغبان کر
آہی ذات کو تیرے بقا ہی
نہیں تیری بدایت کو بدایت
روان ہی البق ایام مجھے
کیا تو کاف و نون قدر کے فن سے
فلک کو تو دیا ہی تاج رفعت
زبان و حدنگی رو میں کر کے چالاک
کر زمین کسطرح سے وصف تو جید
کیا تو اپنی قدرت کو ہوید ا
دیا تو نوح کو کشتی کی حکمت
دیا یعقوب کو تو چشم گریان
رکھا تو زکریا کے سہ پہ آرا
کیا بھیجی کو تو دروچسگر خون

تیرا عاجز بیون میری آبرور رکھ
زمین شعر میں کر مج کو حالاک
سخن گنجل سے اس بیکس کو گس
میری فراغ میں رکھ معنی کا اقلیم
نہال اس باغ میں میری زبانگر
سوا تیرے جسے دیکھا فنا ہی
نہیں تیری نہایت کو نہایت
عیان ہی رنگ صبح و شام ہے
ہوا تو آشکار اس ہی سخن سے
زمین کو تو کیا پخت و سعت
کہا عرفان کے حق میں ماعرفان
کہ عاجز ہی زبان میں حرفِ تمہید
کیا تو خاک سے آدم کو پیدا
کیا تو دور اس طوفان کی ظلمت
کیا یوسف کو تو پابندِ زندان
کیا او سکھو شقت سے آوار
بھرے آنکھوں میں او کے آنکھوں

۱۲۱

میرے دو نو جوانین سرخ رو رکھ
 سخن کے بحر میں رکھ مجھ کو ہر اک
 میری تیغ زباناں جو بگین جس دے
 مجھے ملک سخن کا بخش دہیم
 مجھے باغ سخن کا باغبان کر
 آہی ذات کو تیرے بقا ہی
 نہیں تیری بدایت کو بدایت
 روان ہی ابلق ایام تجھے
 کیا تو کاف و نون قدر تکے فن سے
 خاک کو تو دیا ہی تاج رفعت
 زبان و مدنگی رہ میں کر کے چالا
 کر زمین کس طرح سے وصف تو جید
 کیا تو اپنی قدرت کو ہویدا
 دیا تو فوج کو شتی کی حکمت
 دیا یعقوب کو تو چشم گریان
 رکھا تو زکریا کے سپر آرا
 کیا بچی کو تو در و جگر خون

تیرا عاجز ہوں میری آبرو رکھ
 زمین شعرین کر مجھ کو جلاک
 سخن کجبل سے اس بکس کو گس
 میری فرامین رکھ معنی کا اقلیم
 نہال اس باغین میری زباناں
 سوا تیرے جسے دیکھا فنا ہی
 نہیں تیری نہایت کو نہایت
 عیان ہی رنگ صبح و شام ہے
 ہوا تو آشکارا اس ہی سخن سے
 زمین کو تو کیا بخت و وسعت
 کہا عرفان کے حق میں ماعرفا کہ
 کہ عاجز ہی زبانیں حرفِ تمجید
 کیا تو خاک سے آدم کو پیدا
 کیا تو دور اس طوفان کی طغمت
 کیا یوسف کو تو پائین زندان
 کیا او کو مشقت سے آوارا
 بھرے آنکھو نہیں او کے رنگ

میرے دو نو جوانین سرخ رو رکھ
 سخن کے بحر میں رکھ مجھ کو ہر اک
 میری تیغ زباناں جو بگین جس دے
 مجھے ملک سخن کا بخش دہیم
 مجھے باغ سخن کا باغبان کر
 آہی ذات کو تیرے بقا ہی
 نہیں تیری بدایت کو بدایت
 روان ہی ابلق ایام تجھے
 کیا تو کاف و نون قدر تکے فن سے
 خاک کو تو دیا ہی تاج رفعت
 زبان و مدنگی رہ میں کر کے چالا
 کر زمین کس طرح سے وصف تو جید
 کیا تو اپنی قدرت کو ہویدا
 دیا تو فوج کو شتی کی حکمت
 دیا یعقوب کو تو چشم گریان
 رکھا تو زکریا کے سپر آرا
 کیا بچی کو تو در و جگر خون

میرے دو نو جوانین سرخ رو رکھ
 سخن کے بحر میں رکھ مجھ کو ہر اک
 میری تیغ زباناں جو بگین جس دے
 مجھے ملک سخن کا بخش دہیم
 مجھے باغ سخن کا باغبان کر
 آہی ذات کو تیرے بقا ہی
 نہیں تیری بدایت کو بدایت
 روان ہی ابلق ایام تجھے
 کیا تو کاف و نون قدر تکے فن سے
 خاک کو تو دیا ہی تاج رفعت
 زبان و مدنگی رہ میں کر کے چالا
 کر زمین کس طرح سے وصف تو جید
 کیا تو اپنی قدرت کو ہویدا
 دیا تو فوج کو شتی کی حکمت
 دیا یعقوب کو تو چشم گریان
 رکھا تو زکریا کے سپر آرا
 کیا بچی کو تو در و جگر خون

گلابی رنگ تھا اور سبز خط تھا
تھی گردن او کی جون بلوری تھا
سیاہ اک خال او کے لب میں ہدم
کہون کیا قد کو نخل بلخ جان تھا
جواہر حق کی قدرت کا تھا لال
عمل تھا او سکارفت میں فلک سا
نہ کرنا عمل میں کچھ عیش بن بات
ہمیشہ رات کو تھا بزم اموس کا
مرصع تخت پر کرتا تھا آرام
ہوا تھا ایک شب وہ خوب بدست
ہوئی جب رات دو گھرے برابر
نظر کو لال پر ڈالی ہو س کر
جو دیکھی خوب ہی ہو کر دیوانی
کرین جب لال کے اوصاف مل تل
انھیں نہیں کہی اک نے سنو بات
کہ ہی اس لال سے وہ شوخ بہتر
پر یزادون نے سن او کے سخن کو

سدا لعل اور زمرہ کے نمط تھا
تھی چھاتی او کی مثل آری صاف
کہ جون یا قوت کے خاتم میں نیل
ریاض حسن کا سدر و روان تھا
رکھا تھا نام او کا اس سبب لال
وہاں رہتا تھا وہ نازک ملک سا
اوسے دن عید تھا اور رات شہزاد
سحر میں خواب پر تھا عزم او کا
دیبا تھا حقہ اس کو خوب آرام
کیا تھا حقے او کے ہوش کو پست
وہاں آیا پر یزادون کا شکر
سب اوتزین تخت کے اطراف اگر
کہیں او کا نہیں کوئی اور ثانی
ہنسن گل کی طرح سب یکے لکھل
کہ میں دیکھی سو کہتی ہوں سن سات
نگینہ میں جسے کہتے ہیں گوہر
چلے تخت گوہر کے وطن کو

کروں کی خورشیدی سے مجھ کو آزاد
 کر دینیں آپ کو یکدم میں بسمل
 پھر ونگا اشک کا غلط مسافر
 کہا تو راہ لیٹا ہی عدم کی
 نہ رنج و فکر میں اپنا تو دل دل
 تیرے بن اب تو مجھ کو موت آنکی
 کیا نقد اجازت نذر تسلیم
 پدیا۔ سینوئی کا مندا سا
 دیا الفی کو آزادوں کے دستور
 بھڑا آنکھ میں دھگون سے ننگنا
 گدا بن کر چلا بن کے طرف لال
 اوٹھا سب کے جگر میں شعلہ آہ
 کہیں اسی لال تم کید ہر سدہ
 رخ اپنا اشک کے بانی سے جو
 لگے ہر دم تر پنے مثل بسمل
 ہوئے غلطان زمین پر مثل گوہر
 کے فریاد جوں شوریدہ بلبلی

کراوے شاہ اب ناشاد کو شناد
 اگر ہووے عرض میری یہ پھل
 کہ مین بنگر گداگوہر کے خاطر
 زمر و شاہ حسن یہ بات غم کی
 خداحافظ تیرا ہر حال مین لال
 و ہن تو جا جہاں تیری بھلائی
 سخن سنکر اوناراج اقلیم
 کلاہ سلطنت کا چھوڑ آس
 قبائے پادشاہی سرسے کر دور
 لگا لگا کو جب سینہ کا دہندا
 گلے مین سرخ سیلی اشک کی ڈال
 یہاں لال نے پیراگ کی راہ
 کہے رور و کے سب لطفال سارے
 خصوصاً لال کے مایا پ روکر
 ہوئے شمشیر غم کے دونو گھایل
 گرے بیتاب ہو دو نون برابر
 کئے دو نون گریبان چاکچن گل

کیسٹا کہ کیدہر کو کیسٹا لال
 چلا جلدی زبان غنی زمین پر
 وہاں کہ جو گندین زمین پر
 سنو اس درد مندان لال کی بات
 لگا جب شہر سے بن کیسٹا لال
 بنا سہل فنی سے برق تھال
 مثال باد مہر گرم ہو کر
 چلا خوب زمین کی سخت ہو کر
 قصہ لال و گوسر

وہاں

نظر کر لال نے احوال گوہر
کہا ڈالی کوای چوب عجب
کہوں کیا بات کہنے کے برابر
ہوئی جب قید غم سے گوہر آزاد
و یاد دل نے اوسکے یہ گواہی
رکھی سر تخت پرچہ سے کی خاطر
پریرا دون نے دیکھ اوسکی نظروں
کہی ہی امی پریرا دون کی سردار
نہانے اسگھر می میں کیا سبب
بنا کیوں آج تیرا لال چہرہ
کر تیرا سجدہ کس کو تخت پر آج
تیرے پاؤں سے غائب ہوئی زنجیر
کہی ہنس ہنس پریرا دون سے گوہر
میرے پیروں سے زنجیر و نکو توڑا
پریرا دون نے رآخر سخن شن
پکاری جب یوں گوہر شور کر کر
مجھے حق کی قسم امی آدمی آزاد

گھر آنکھوں سے روئی اشک بھر کر
اسیر غم کی کرن زنجیر غائب
ہوئے غائب زنجیران چھوٹی گوہر
کر می معلوم آیا لال دلشاد
کہ آیا لال کر شکر اتہی
خدا کو سجدہ کر کر ہوئی شا کر
و میں رو کر اٹھے اوسکے برابر
کر می تو آج ہم کو خوب پیزار
کہ تیرا رنگ گلزار طرب ہی
ہو اگم کیوں تیری آنکھ نکاح پیر
ہی نازان کیوں تو اپنے تخت پر
بتا ہم کو کر سنے کے آج تدبیر
میرا لال آج آیا ہی میرے گھر
مجھے جان اپنی باندی کر کے چھوڑا
رہے چپ ہو کے گویا ہو گئے شن
کر می فریاد دل سے شور کر کر
ہوید اہو کے میرے دل کی دے داد

نظر کر لال نے احوال گوہر
کہا ڈالی کوای چوب عجب
کہوں کیا بات کہنے کے برابر
ہوئی جب قید غم سے گوہر آزاد
و یاد دل نے اوسکے یہ گواہی
رکھی سر تخت پرچہ سے کی خاطر
پریرا دون نے دیکھ اوسکی نظروں
کہی ہی امی پریرا دون کی سردار
نہانے اسگھر می میں کیا سبب
بنا کیوں آج تیرا لال چہرہ
کر تیرا سجدہ کس کو تخت پر آج
تیرے پاؤں سے غائب ہوئی زنجیر
کہی ہنس ہنس پریرا دون سے گوہر
میرے پیروں سے زنجیر و نکو توڑا
پریرا دون نے رآخر سخن شن
پکاری جب یوں گوہر شور کر کر
مجھے حق کی قسم امی آدمی آزاد

نظر کر لال نے احوال گوہر
کہا ڈالی کوای چوب عجب
کہوں کیا بات کہنے کے برابر
ہوئی جب قید غم سے گوہر آزاد
و یاد دل نے اوسکے یہ گواہی
رکھی سر تخت پرچہ سے کی خاطر
پریرا دون نے دیکھ اوسکی نظروں
کہی ہی امی پریرا دون کی سردار
نہانے اسگھر می میں کیا سبب
بنا کیوں آج تیرا لال چہرہ
کر تیرا سجدہ کس کو تخت پر آج
تیرے پاؤں سے غائب ہوئی زنجیر
کہی ہنس ہنس پریرا دون سے گوہر
میرے پیروں سے زنجیر و نکو توڑا
پریرا دون نے رآخر سخن شن
پکاری جب یوں گوہر شور کر کر
مجھے حق کی قسم امی آدمی آزاد

نظر کر لال نے احوال گوہر
کہا ڈالی کوای چوب عجب
کہوں کیا بات کہنے کے برابر
ہوئی جب قید غم سے گوہر آزاد
و یاد دل نے اوسکے یہ گواہی
رکھی سر تخت پرچہ سے کی خاطر
پریرا دون نے دیکھ اوسکی نظروں
کہی ہی امی پریرا دون کی سردار
نہانے اسگھر می میں کیا سبب
بنا کیوں آج تیرا لال چہرہ
کر تیرا سجدہ کس کو تخت پر آج
تیرے پاؤں سے غائب ہوئی زنجیر
کہی ہنس ہنس پریرا دون سے گوہر
میرے پیروں سے زنجیر و نکو توڑا
پریرا دون نے رآخر سخن شن
پکاری جب یوں گوہر شور کر کر
مجھے حق کی قسم امی آدمی آزاد

نظر کر لال نے احوال گوہر
کہا ڈالی کوای چوب عجب
کہوں کیا بات کہنے کے برابر
ہوئی جب قید غم سے گوہر آزاد
و یاد دل نے اوسکے یہ گواہی
رکھی سر تخت پرچہ سے کی خاطر
پریرا دون نے دیکھ اوسکی نظروں
کہی ہی امی پریرا دون کی سردار
نہانے اسگھر می میں کیا سبب
بنا کیوں آج تیرا لال چہرہ
کر تیرا سجدہ کس کو تخت پر آج
تیرے پاؤں سے غائب ہوئی زنجیر
کہی ہنس ہنس پریرا دون سے گوہر
میرے پیروں سے زنجیر و نکو توڑا
پریرا دون نے رآخر سخن شن
پکاری جب یوں گوہر شور کر کر
مجھے حق کی قسم امی آدمی آزاد

نکل کر گھر سے باہر کھو لکر سر
 نہ سمجھو تم کو کہ ہر کو جنون ہی
 جو اہر شاہ سن عرض نصیحت
 کیا خنجر کو عریان اپنے دربار
 بیاں قہر کو کہ آتشیں رنگ
 کیا امر جفا سب کو غضب سے
 کر و گوہر کے سر پر سنگ باران
 کر و مگر تھے تم اوس بے آبرو کو
 سراو سکا کہ بہو سے خوب غلط
 اوٹھا قہروں کے دریا بچ ڈالو
 جو اوسکا لال ہسیگا آدمی زاد
 اگر پوچھو گے جو اوسکے نسب کو
 بنو سب اوسکے خون نریز قاتل
 ڈبا کر اوسکا سراو سکے بہو میں
 اوٹھا کان بدخشا میں کر و بند
 پریزاؤں نے یہ احکام سن سن
 محکم کے قدم رکھ کر برابر

کہے کہ تا ہی رسوائی بج کر
 سنو ہم سے کہ یونکا حال یون ہی
 لگا پاؤ ملین ضرب تیغ خفت
 بلائے سب پر یزاد و نگے سردار
 چلا گوہر کے سر پر فوج لے سنگ
 کہا یون صرف خون آلودہ سے
 رٹاؤ تم اوسے مانند نیسان
 بہاؤ سیل سا اوسکے بہو کو
 رکھو سینے کے تھالی بچ گریان
 میرے بیتاب غم سے غم نکالو
 تمہارا وہ لگیگا سب کا داماد
 ملاؤ خاک میں اوس بے ادب کو
 کرو تم آج اسکو دم میں بسمل
 رکھو جو نکل بدخشاں ستونین
 سنو میری ہی خونریز چی پیسند
 رکھے سر پر گل سلیم چن چن
 چلا گوہر طرف پر یونکا کٹ کر

ایک صاحب نے ایک شخص کا حضور
 کو دیکھا تو اس نے کہا کہ
 یہ شخص تو میرا دوست ہے
 اور میں اس کو بہت پسند کرتا ہوں
 اس نے کہا کہ میں اس کو
 بہت پسند کرتا ہوں
 اور میں اس کو بہت پسند کرتا ہوں

ایک صاحب نے ایک شخص کا حضور
 کو دیکھا تو اس نے کہا کہ
 یہ شخص تو میرا دوست ہے
 اور میں اس کو بہت پسند کرتا ہوں
 اس نے کہا کہ میں اس کو
 بہت پسند کرتا ہوں
 اور میں اس کو بہت پسند کرتا ہوں

قصہ لال و گوہر

ایک صاحب نے ایک شخص کا حضور
 کو دیکھا تو اس نے کہا کہ
 یہ شخص تو میرا دوست ہے
 اور میں اس کو بہت پسند کرتا ہوں
 اس نے کہا کہ میں اس کو
 بہت پسند کرتا ہوں
 اور میں اس کو بہت پسند کرتا ہوں

ایک صاحب نے ایک شخص کا حضور
 کو دیکھا تو اس نے کہا کہ
 یہ شخص تو میرا دوست ہے
 اور میں اس کو بہت پسند کرتا ہوں
 اس نے کہا کہ میں اس کو
 بہت پسند کرتا ہوں
 اور میں اس کو بہت پسند کرتا ہوں

پر ریزا دو نگو بانڈی کر چھوڑا لو
جھے حکم شلیا کی ہی سو گند
نگینہ میں رکھوں دونو کو جو رسد
ہو آدم خصم کا اسکے دل صید
کہا دل میں دُعائے خیر کر کر
کہ میرے حکم میں میں سے یقین سے
زین فہر سے پر یون کو چھوڑا
کے نسبت کو دونوں کی مقرر
عداوت کی گلی سے خوب چھوڑا
لگے پکے مزیداری کی کھانے
لگے چلنے محبت کے پہلے
ہوئے میدان رفاقی میں چلا
بجائے ناز کی گھنڈ دھنچا چھن
کہ اندر کا اکھاڑا ہو گیا دنگ
نکاح وصل پڑھ کر عقد بانڈے
مصنعت تخت پر بیٹھے برابر
عق کرنے لگے سر دویا سے

کمند قبر سے رسی نکالو
اٹھاو تم اوسی بیتاب سے بند
کر زمین لال سے گوہر کا پیوند
سنا جب لال نے یہ عزم امید
عجائب جھاڑ کی ڈالی کو یکسر
چھڑا پر یو کو زندانِ زمین سے
دعا کے بل نے زنجیروں کو توڑا
ہوئے جب لال و گوہر کے سُخڑ
جواہر شاہ جب زندان سے چھوٹا
لگے بجئے خوشی کے شادیاں
ہوئے خم می پرستوں کے حوالے
پر یزاد زمین جو جو تھے ہوساک
تھر کئے جب لگے شادیکے بن بن
بجائے عشق کے تھا پونپہ مزدگ
ہوئے عبث شمسِ قارغ مے سار
گئے خلو سے سرا میں لال و گوہر
سخن کہنے لگے دونو ادا سے

ہمارے ہر وقت کی مثال سے
 کہ اگر ان باتوں کو فرقت
 پیدا نہ کرتے تو کیا ہوتا
 چلا جاتا کہ قصہ وطن کو
 یہ عمر اویس نازکین کو
 عینہ سے نکل کر لال و گور
 دھن تخت پر دو دفن ہو کر
 چاند شاہ رور کو کیجا
 کی کی لال کو گور کو
 قصہ لال و گور

کسی

مستند از زمین جب بختی بیاید
 غنچه از زمین جب بختی بیاید
 غنچه از زمین جب بختی بیاید
 غنچه از زمین جب بختی بیاید

سُنیو یہاں سے بولون میں دیگر بیانا
 بیان اب سنو تم سمجھی کان دہر
 بڑے مالدار اور تجار میں
 حُسن عورتوں میں سوہی بیشمار
 ناگردانہ میں ہی نہایت جمال
 ہندو کی رسم ہی بوقتِ فجر
 اونھوں میں تھی یک ناز نیچ شش شکل
 زربون کے کپڑے وہ پوشاک بہن
 پیشانی کے اوپر وہ ٹیلا دہری
 چند رکا اوجالا اوسے پاس گھن
 وہ لب لعل لالی میں لبریز تھے
 کہ دندان اندر تھے موتی جڑے
 عجب سر کے اوپر پڑے بال تھے
 چشم بھی اوسیکی سوا آہو مثل
 پاؤں نیچ جھانجھ کی جھنکار تھی
 برس پانزدہ کی تھی اوسکی عمر
 شکل گھر سے باہر جو آتی اگر

حقیقت کو ظاہر کر زمین عیان
 ہندو بہت بستے ہیں سوترا اندر
 کہ فرعون و کمان کے یار میں
 زربینے کے کپڑے گلے تیج مار
 حسن کی طر او میں روشن ہلال
 نہانے سوا وہین میں تابی اوپر
 ننھی شہدین کوئی اوسکی مثل
 شک نار چلتی تھی جون حور میں
 اوسے دیکھو ڈٹے جا ور پری
 ڈالی اپنے نگہ میں وہ مالا مہن
 گو یا شہد و شکر میں آمیز تھے
 اوجالاز میں پر اوسیکا پڑے
 شرح گال اوسکے عجب خال تھے
 لطافت میں تھے خوب صاحب جمال
 گجر اس کے آگے گرفتار تھی
 جو انوکھے دھن تھا اوسکا گذر
 کہ جون چاند پونم کا اوسے نظر

مستند از زمین جب بختی بیاید
 غنچه از زمین جب بختی بیاید
 غنچه از زمین جب بختی بیاید
 غنچه از زمین جب بختی بیاید

مستند از زمین جب بختی بیاید
 غنچه از زمین جب بختی بیاید
 غنچه از زمین جب بختی بیاید
 غنچه از زمین جب بختی بیاید

سند زانین جب بختی پیا
 عشق را در سینه کجاست نظر
 چو زانین خورشید صبح
 چو زانین خورشید صبح
 چو زانین خورشید صبح
 چو زانین خورشید صبح

سند زیباں سے ہو تو نہیں دیگر ییا
 بیان اب سنو تم سبھی کان دہر
 بڑے مالدار اور بختار میں
 حقن عورتوں میں سوہی بیشمار
 ناگردا تمہیں ہی نہایت جمال
 بسند کی رسم ہی بوقت فخر
 اونھوں میں تھی یک نازنین جس شکل
 زربین کے کپڑے وہ پوشاک میں
 پیشانی کے اوپر وہ ٹیلا دہری
 چندر کا اوجالا اسے پاس کہیں
 وہ لب لعل لالی میں لہریز تھے
 کہ دندان اندر تھے موتی جڑے
 عجب سر کے اوپر پڑے بال تھے
 چشم بھی اوسیکی سو آہو مثال
 پاؤں نیچ جھانجھ کی جھنکار تھی
 برس پانزدہ کی تھی اوسکی عمر
 شکل گھر سے باہر جو آتی اگر

حقیت کو ظاہر کر نہیں عیاں
 ہند وہیت بستے ہیں سوزا اندر
 کہ فرعون و کمان کے یار میں
 زربین کے کپڑے گلے پہنچ مار
 حسن کی طراوت میں روشن ہلال
 نہانے سو آہو میں تابی اوپر
 تنھی شہر میں کوئی اوسکی مثل
 رنگ نار چلتی تھی جون حور میں
 او سے دیکھو اڑتے جاو پر پی
 ڈالی اپنے نگین وہ مالا مہن
 گو یا شہد و شکر میں آمیز تھے
 اوجالا زمین پر اوسیکا پڑے
 سرخ گال اوسکے عجب خال تھے
 لطافت میں تھے خوب صاحب جمال
 گجر اس کے آگے گرفتار تھی
 جو انوکے دھین تھا اوسکا گزر
 کہ جون چاند پونم کا آوے نظر

سند زانین جب بختی پیا
 عشق را در سینه کجاست نظر
 چو زانین خورشید صبح
 چو زانین خورشید صبح
 چو زانین خورشید صبح
 چو زانین خورشید صبح

نئی خان نے دین میں یہ کی فکر
 کہ خانی خانی ہی تابی اوپر
 قصد کے کچھ اوسکے کچھ
 اوسکی ناز میں سے مذہبی پرما
 چلی آتی تھی وہ ناز میں خوش
 وہ چون کو جو جھمک جاتی تھی
 وہ عاتق کے دیکھنے تابی اوپر
 دین میں دیکھنے تابی اوپر
 دین میں دیکھنے تابی اوپر

سند زانین جب بختی پیا
 عشق را در سینه کجاست نظر
 چو زانین خورشید صبح
 چو زانین خورشید صبح
 چو زانین خورشید صبح
 چو زانین خورشید صبح

سوال پشیمان

کہ غم نہ ہے یہی ہمت دہم
 نہ کہ ذات پہلی ہمت دہم
 ہم نے من گھڑی ہو گا غدار
 کہو میں تو چلوں میں پوچھیں
 کیا تپ نہاں نے لکھنا نہاں
 سوچا ہمت دہم

مرگ بعد مشوق لیتا سنبھال
 مقیم اور عارف ہوئے مستقیم
 بقایح واصل ہو دو دنوں سے
 ملے ہیں وہ آخر ہم آغوش ہو
 ایسا کیوں تھکوا ہی کرتی خراب
 سخت ہی قیامت تو کیجھو منکر
 جہنم میں جاگے جو تو پائیگی
 مسلمان جنت میں پاویں امان
 مسلمان ہو جا تو دل جان ہمیں
 نظر نازنین کر میرے حال پر
 عقل ہوش اپنا روانہ ہوا

جیسی نور بانو نے مہینین ڈال
 محمد تعارف نے بانو مقیم
 فنا کر اپس کو فنا کر اسے
 ایسی بہت عاشق نے مشوق کو
 جلانے میں عاشق کے ہیگا عذاب
 کہ آخر کے دن پر تو کر لے نظر
 قیامت سبھوئے اوپر پائیگی
 جہنم میں سب کا قرآن
 ایسا سطلے تھکوا کہتا ہوں میں
 ہوا ہوں دیوانہ تیری چال پر
 تیرے باغکا میں جو بیل ہوا

نازنین

تیرے گل کی پہچھی مغذ میں ہمار
 ہیں دام میں تیرے آشکار

جواب

سبھو کیم مسیٰ تھیو دھے انجان
 بھونڈا کیم ہو جھنہ بند و ذات فی
 ناگز ذات بدہمان گھنوں چھے اتم
 میان کیم جانو چھو آئنے کرس

تو گھیلو تھیو دھے امی مورکھ پشیمان
 مورکھ موک تاری کر مات فی
 بند و ذات مان چھے سو موٹو دہم
 دہم چھے امارو بدہمان کرس

۱۰۱
 نازنین
 قصہ نازنین پشیمان

سنا نازنین پشیمان
 جہنم میں تھیو دھے پشیمان
 جہنم میں تھیو دھے پشیمان
 جہنم میں تھیو دھے پشیمان
 جہنم میں تھیو دھے پشیمان
 جہنم میں تھیو دھے پشیمان
 جہنم میں تھیو دھے پشیمان
 جہنم میں تھیو دھے پشیمان

سوال پشیمان
 کیا تپ نہاں نے لکھنا نہاں
 سوچا ہمت دہم
 نہ کہ ذات پہلی ہمت دہم
 ہم نے من گھڑی ہو گا غدار
 کہو میں تو چلوں میں پوچھیں
 کیا تپ نہاں نے لکھنا نہاں
 سوچا ہمت دہم

تیرا پاس منا ہی کھنکھوایا
 چاہا کھنکھوایا بجاؤں شہاب
 جواب نازنین
 اچانک لڑکی نہ کہو اس کے
 کہ وہ اس کی بات نہ سمجھتی تھی
 کہ وہ اس کی بات نہ سمجھتی تھی

جو بن آوے مجھے وہ تندر پر کر عاشق ہووے راضی سو تقدیر پر

جواب لکھا جوازل میں وہی ہووے گا نازنین
 زیادہ نہ کہ اس میں ہووے گا

تارے ہاتھ آؤانی ہونٹوں نہ تھی
 وہی لاج راکھے مجھے ماری گھنی
 نہ آؤانی ہوں چھوٹے ہاتھ نہ
 تھے مائے کہوں چھوٹے لایکوات
 ہوں پوچھوں چھوٹے ہرمان موچائی
 کہ ہمارے پوچھو مجھے مار و دہنی
 سو رکھ جا تو چالو تار و واٹ مان
 خرابی نہ کر تو پشیمان نیکے ات

سوال مار و سرورچی مجھے کھنکھو کا میاب
 تو نے کام آکھا مان کر شے خراب
 پشیمان

تو بس کہ نہ کہ بات امی نازنین
 تیرا پاس منا ہی کھنکھوایا
 خدا بونے اونکے میں درتا نہیں
 مردنکا اگر میں جو حق کی رضا
 مردنکا تو تجھ کو بھی یہی ونگا
 عشق بیچ مرنا ہی مجھ کو قبول
 مردن گر چہ تیرے عشق کے بھیتر
 میں پروانہ ہوں مجھ سمع کے اوپر
 تیرا پاس منا ہی کھنکھوایا
 کہ وہ اس کی بات نہ سمجھتی تھی
 کہ وہ اس کی بات نہ سمجھتی تھی
 کہ وہ اس کی بات نہ سمجھتی تھی

سوال شہاب

جھنجھان یوں بولاسن اپنی
 جھنجھان یوں بولاسن اپنی

تقصیر نہیں وہ پشیمان

کسی واہ واما کھنکھوایا
 جھنجھان ہی نام ہو شہاب
 کھنکھوایا نام ہو شہاب
 کھنکھوایا نام ہو شہاب

سوال نازنین
 اسرار غفران کی غلی ہمار
 سدا میرے دل میں تو دلدل ہمار
 سدا میرے دل میں تو دلدل ہمار
 سدا میرے دل میں تو دلدل ہمار

وہ ملازم بھی فانی کا دل ہوا
مگر بے ایمان کا بھی گھر
ایک کون کسبہ جو مسلمان ہی
سید بننے دین محمد پی

شہر اور نھونکو میں دونوں کا نکال
کسی کا رینگی میں میری رضا
نہ کر یو تھیں کا رینگی میں دید
جعفر خان کو اگر خوشی سے ملا
اوٹھا چرچا او سا سٹو گھر گھر
جعفر خان سے لڑنے لگے لا کلام
لڑائی کے اور پوٹو شکر کھڑا
سیا سچ شکر لگائے نشان
کھڑے جا کے میدا این یون سٹے
کہے جا کے سرکار میں یون پکار
امار و عرض سن ای سڑار تو
مسلمان یہاں نہ کرے چھے حکم
بدی ذات ہند و ناما راضی
کیا مان نہ آوے چھے دل نو مرم
کہ کیا ظلم ہی تمپہ کہد وشتاب
تمہارے او پر کیا ہوا جبر
منع جو کریتو وہ ہووے لعین

اگر مل کر مین کا فران قیل و قال
کر دیا جائے انوند صاحب بھلا
شما بی سے جا کر کرو کار خیر
یہ سن بات اخوند وٹن سے چلا
سورت شہر ساترین پھیلی خبر
ملے کا فران سب شہر کے تمام
پٹھان اور ناگر مین جھگڑا پڑا
او دہریہ ناگر او دہریہ پٹھان
لڑائی کو جا کر سومید انین
قوی دیکھ مسلم کو بھاگے کفار
کہا جا انھوں نے سود بار کو
سورت شہر مائین قبضہ چھہ
مسلمان ایوا اکا را تھیب
ابا سے رہا نونہ پٹھان چھہ دہرم
تجھی او نکو اب کہا ہی نواب
ہمارے شہر میں ظلم نین ذرا
رضا سے اسکے جولا وے یقین

[illegible]

غلام حسن

قصه

۱۴۴
 فی سبیل اللہ
 باریک دیکھو کہ کمال سے ہر دم با دھرم کی

خاتم الطائفت
 حضرت

نور محمد بن علی شاہ کرمیہ
 جو باریک دیکھو کہ کمال سے ہر دم با دھرم کی

میرا اس حسن چمک لا زمین سے بہت ہی مراد
 تو تو کالی اندھیری سی چلے میں زور کچھ میرا
 ٹھنڈی یورات ہی کالی خلق آرام سے
 جتیرے دانت میں اوجھلا اور دو گھبراہٹ میں
 تجھے بدسیا بنا کر کے سو بھوکھی کریش ونگی
 مٹی کا جل لے بلان یکہ پرت لکھائے میں
 تیرے سکر پہ سب بلان سبھی میں توڑ داؤنگی
 ہو وچس پاس رو پارے سلام دیکھو کہ میں
 بہت آوے تو چل مارے روپیکہ میں ہی سلام
 خلق سب دیکھو کہ ہی ہی ادیب کا کام ہی نیا
 پرندے جانو آدم سبھی کو وہ کھلاتا ہی
 غصہ ہو کر شتابی سے میاں کے فتنہ کوتا فیہم
 مجھے دو نور بار ہو گھٹری بانٹ دیتا ہوں
 بڑی کلو نہ کہتا ہوں یہ دونوں ہیں جو شکاتی
 روپیہ سب نہ کر دیتے دو تو مکی پوری ہوئی گئی
 قسم میں نے مکھی مہ شیان میان میں نہ
 کہہ فتنہ اندر پورا جمع کے دن بنایا ہی

گلی سانولی تھی کہنے تیرا تو چاند ہی چھوٹا
 گلی گوری سویون کہنے کہ اوجھلا دن سو ہی میرا
 گلی سانولی تھی کہنے ہلا کی دن میں سو دے
 گلی گوری سویون کہنے کہ گورے دروچھ چن
 اہمکھ کو بھوڑ ڈالو گلی کہ دانتوں کو گل دو گلی
 گلی سانولی تھی کہنے کہ کالی میں چٹائے میں
 اہمکھ کو بھوڑ ڈالو گلی کہ دانتوں کو گل دو گلی
 گلی گوری سویون کہنے میں تو اوجھلا سو روپیکہ
 گلی سانولی تھی کہنے کہ کالانوار کہ کال
 گلی گوری سویون کہنے کہ اوجھلا دو دھمی پیرا
 گلی سانولی تھی کہنے کہ کالانوار کھلاتا ہی
 وہ سانولی اور وہ گوری دونوں کوئی نامانی
 میان نے تب غصہ ہو کر کہا نکو میں کہتا ہوں
 مجھے کالی پیاری ہی لڑنے گوری سو من بھتی
 سو سانولی و گوری کا یہ جھگڑا ہو گئی خاصا
 کہ ۱۶۱۶ کہتا ہوں دو سو سو میں پر سو کہ کھٹے جب
 شروے تاریخ پہلی کو قلعہ کے تین چلایا ہی

قصہ کی گوری کا
 اس نسخہ میں دے سب
 دست کہتی علاوہ اسکے ایک
 جہاں نہایت غور سے دیکھو
 قصہ اور داستان
 قصہ کہ گلی کا بعد نام
 سب کو دیکھو کہ کالی
 ایک قصہ کہ کالی
 ہی نا شتابی کہ کالی
 مقام میں سے علاوہ کالی
 وقت میں کالی کو کالی
 باہر کالی کو کالی

فی سبیل اللہ
 باریک دیکھو کہ کمال سے ہر دم با دھرم کی

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ ذیرانہ لیا جائے گا۔

۵/۱۱/۱۱

۱۱/۱۱/۱۱

۱۱/۱۱/۱۱

۱۱/۱۱/۱۱

۱۱/۱۱/۱۱

۱۱/۱۱/۱۱

۱۱/۱۱/۱۱

۱۱/۱۱/۱۱

۱۱/۱۱/۱۱

۱۱/۱۱/۱۱

۱۱/۱۱/۱۱

2915 dmm

2-2

مجموعہ بارہ قصے

VIA AIR MAIL

۱۰۰

جامعہ عربیہ اسلامیہ

[illegible]

۱- از این

میں نے اس کی ایک چٹائی پر لیٹ کر سو گیا۔

۱۳۰۰

کتابیں ہیں جو غصہ کی اپنے اس

۴۰۰

لیکھو

١٥١

[illegible]

17

1.



